REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. GDP. – 6.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳۸

شمارہ ۴۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ

سالانہ ۶۰ روپے

ششماہی ۳۰ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے

فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

The Weekly "BADR" Qadian-143516

ہفت روزہ بدر قادیان. پن کوڈ نمبر 143516

۲ ربیع الثانی ۱۴۱۰ ہجری ۲ نبوت ۱۳۶۸ ہش ۲ نومبر ۱۹۸۹ء

جشن تشکر کے سلسلہ میں حضور اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہنوز مختلف ممالک کے دورہ پر ہیں

احباب کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں کیلئے خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

خطبہ جمعۃ المبارک

ہمارا اس دور کا آخری جلسہ اور اگلی صدی کا پہلا جلسہ قادیان میں ہو یہ ایک ایسی

تمنا ہے جو ایک پہلو سے تو پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے ایک دوسرے پہلو سے اس کی راہ میں مشکلات ہیں

میں ایک ملک سے نکالا گیا ہوں لیکن دیگر ۱۱۹ ممالک میرے گھر بن گئے ہیں کیونکہ

جس ملک میں جاتا ہوں صرف ایک گھر نہیں بلکہ بعض دفعہ سینکڑوں ہزاروں گھر اپنے گھر لگنے لگتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ ظہور (اگست) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

تقریباً ڈیڑھ مہینے کے بعد آج میں دوبارہ اس مسجد میں خطبہ دے رہا ہوں اور ڈیڑھ مہینے کا یہ عرصہ دنیا کے اس سفر پر مشتمل رہا جو اس نئی صدی کے پہلے سال میں اس نئی صدی کی اغراض سے تعلق رکھنے والا سفر تھا دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ۱۲۰ ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور اگرچہ یہ ممکن نہیں کہ اس سال جو جماعت کی تاریخ میں ایک خصوصیت رکھتا ہے، غیر معمولی امتیاز رکھتا ہے، تمام ممالک کا دورہ کیا جا سکے جہاں احمدیت قائم ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود دنیا بھر سے احمدیوں کی اس تمنا کا علم ہوتا رہتا ہے کہ اس سال میں ہمیں کسی جگہ اکٹھا ہونے کا موقعہ مل سکے۔ اس غرض سے میں نے دوروں کا جو پروگرام بنایا، وہ دو تین حصوں پر مشتمل تھا۔

گذشتہ صدی کے آخر پر اور اس صدی کے آغاز پر افریقہ کے ممالک کو دورے میں شامل کیا گیا، اور نئی صدی کے آغاز سے پہلا حصہ کچھ یورپ کے ممالک پر مشتمل تھا، پھر اب دنیا کے بہت سے ممالک پر مشتمل یہ سفر گذرا ہے اور پھر آخر پر امید ہے اور اس کے لئے کوشش ہو رہی ہے کہ بعض اور ممالک کے سفر کے بعد ان تمام سفروں کا منتہیٰ قادیان میں ہو اور ہمارا اس دور کا آخری جلسہ اور

اگلی صدی کا پہلا جلسہ قادیان میں ہو

یہ ایک ایسی تمنا ہے جو ایک پہلو سے تو پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ ایک دوسرے پہلو سے اس کی راہ میں مشکلات ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں دعا کی تحریک کے بعد میں پھر دوسرا مضمون جو سفر سے تعلق رکھتا ہے، دوبارہ شروع کروں گا۔

جہاں تک ہندوستان کی حکومت کا تعلق ہے، انہوں نے بڑے کھلے لفظوں میں اور کھلے دل کے ساتھ اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ہم ضرور قادیان میں یہ جلسہ کریں اور وہ سمجھتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ ہمارا حق ہے کہ وہ جگہ جہاں سے احمدیت کا آغاز ہوا، وہاں ایک صدی کا جشن منانے کا جلسہ منایا جائے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

یہ ہمارا اعزاز ہوگا

اور باوجود اس کے کہ بہت سے ممبر پارلیمنٹ اور دیگر افسران جن سے روابط ہوئے، وہ ہندو یا سکھ ہیں لیکن ہر ایک نے بلا استثناء اس خیال کو بڑے شوق کے ساتھ سینے سے لگایا اور بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ یہ ہمارے لئے، ہمارے ملک کے لئے فخر کا موجب ہوگا۔ اور جہاں تک قادیان کے علاقے سے تعلق رکھنے والے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں، انہوں نے از خود بغیر ہماری تحریک کے ایک جلسے کے موقعہ پر اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس سال امام جماعت احمدیہ کو ہندوستان کی طرف سے دعوت دی جانی چاہیئے کہ وہ یہاں آئیں تاکہ ہماری نئی نسلیں جو ایک عرصے سے جماعت احمدیہ کے امام کو دیکھنے سے محروم ہیں، ان کی یہ خواہش پوری ہو اور ان کو معلوم ہو کہ قادیان سے کیا آواز اٹھی تھی اور اس جماعت کی سربراہی کیا ہوتی ہے؟ یعنی اس قسم کے مضمون کا انہوں نے اپنے الفاظ میں اظہار کیا۔

یہ تو امید افزا پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے: پاکستان میں اس کا ردّ عمل اور حکومت پاکستان کا اس سلسلے میں جماعت سے تعاون یہ پہلو نہ صرف مشکوک ہے بلکہ بہت سے خطرات پر مشتمل ہے جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے۔ پاکستان کے پاسپورٹ پر ہندوستان کا اندراج بالعموم دستور کے مطابق نہیں ہوتا بلکہ خاص درخواست دیکر اندراج کروانا پڑتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ۱۰، ۱۵ ہزار احمدی پاکستان سے قادیان جانا چاہیں تو یہ ایک ایسا اہم واقعہ ہوگا اور اتنا وسیع اثرات والا واقعہ ہوگا کہ جب تک حکومت پاکستان ایک پالیسی کے طور پر یہ فیصلہ نہ کرے کہ احمدیوں کے پاسپورٹس پر ہندوستان کا اندراج کیا جائے، اس وقت تک یہ ممکن نہیں۔ پھر پنجاب کے حالات سے آپ باخبر ہیں وہاں شدید دشمنی اور خوفناک مظالم کی جو لہر دوڑی ہے، اگرچہ اس کا پس منظر سیاسی ہے لیکن بہرحال اسے مذہبی رنگ دیا جا رہا ہے اور جماعت احمدیہ کو مظالم کا خصوصیت سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس صورت میں حکومت پاکستان کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ پنجاب میں اس قسم کے فیصلے کا کیا ردّ عمل ہوتا ہے اور بالعموم ہماری جماعتی حفاظت کے نقطۂ نگاہ سے بھی غور کرنا ہوگا۔ اس لئے ان سب باتوں کو پیش نظر رکھ کر دعا تو کریں لیکن

اپنی امیدوں کو اتنا نہ بڑھائیں کہ اگر یہ جلسہ منعقد نہ ہو سکے تو آپ

کو شدید تکلیف پہنچے

میں نے دونوں پہلو کھول کر آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں کیونکہ اس سے پہلے جب میں بار بار اس جلسے کے امکانات کا ذکر کرتا تھا تو اس کے نتیجے میں جماعت میں بہت زیادہ امیدیں پیدا ہو جاتی تھیں اور بہت سے ایسے دوست ہیں جنہوں نے اس وجہ سے اگلے جلسے پر آنے کا ارادہ ترک کر دیا کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ اگر ایک دفعہ کوئی خرچ برداشت کرنا ہے تو قادیان کے جلسے کے لئے خرچ برداشت کیا جائے۔ اب ان کے لئے تو بہرحال تاخیر ہو چکی ہے لیکن جن ممالک میں گیا، ان کو میں نے اپنے طور پر سمجھایا کہ یہ صورتحال ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ سوچ کر کریں کہ یہ جلسہ جس میں اب ہم شریک ہونے والے ہیں، یہ بھی ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے یہ نہ ہو کہ اسے چھوڑیں اور اگلا جلسہ بھی نہ دیکھ سکیں تو بہرحال یہ سارے حالات میں نے آپ کے سامنے کھول کے رکھ دیئے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کثرت سے دعائیں کریں گے اور ان دعاؤں کے نتیجے میں حالات تبدیل ہو جائیں گے۔ یہ ہے خواہش اور تمنا اور اسی کی میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ لیکن اگر حالات اس حد تک تبدیل ہو جائیں تو پھر اگلا سوال یہ اٹھتا ہے کہ پھر ربوہ میں بھی تو جلسہ ممکن ہوگا اور اگر ربوہ میں جلسہ ممکن ہو تو جب تک

ہجرت سے واپسی نہ ہو، اس وقت تک ربوہ کا جلسہ ایک خاص اہمیت اپنے رنگ میں بھی رکھتا ہوگا۔ تو میرے ذہن میں ابھرنے والے یہ سارے خیالات ہیں۔ سوچوں کا حصہ میں جو میں آپ کے ساتھ اس وقت جس کو انگریزی میں کہتے ہیں SHARE کر رہا ہوں تاکہ آپ بھی انہیں سوچوں کے مطابق اپنی دعاؤں کو ڈھالیں۔

جہاں تک اس سفر کا تعلق ہے اگرچہ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ سفر کے موقعہ پر خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمت اور تائیدات شامل حال رہتی ہے اور یہ دعا کہ — وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا — غیر معمولی رنگ میں پوری ہوتی ہے لیکن اس سفر میں اس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات میں نے دیکھی ہیں اور جس ملک میں بھی میں گیا ہوں، وہاں کی جماعت کو بھی شدت سے یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ گذشتہ سفروں سے یہ سفر مختلف ہے اور اتنے حیرت انگیز طور پر خدا کی تائید کے نشانات ظاہر ہوئے ہیں کہ اس کی چمک سے نظر خیرہ ہو جاتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایسے ملک بھی جہاں جماعت کا بعض جگہ تو اتنا بھی اثر نہیں تھا کہ اخبارات یا ٹیلی ویژن یا عوام الناس جماعت کے وجود سے ہی واقف ہوں لیکن سارے ملک نے جس طرح حیرت انگیز محبت کا اظہار کیا اور کھلے بازوؤں کے ساتھ استقبال کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں جماعتوں کی کوشش سے کامیابی ہوئی ہے ان کو خدا کا یہ پیغام ہے کہ ان کوششوں کو ہم نے برکت دی ہے اور ہمارے فضل کے ساتھ تمہاری کوششوں کو کامیابی ہوئی ہے۔ ورنہ تمہاری کوششوں کا جہاں کوئی بھی دخل نہیں تھا، وہاں کس نے اس حیرت انگیز تائید کے نشانات دکھائے اب مثال کے طور پر میں

نیوزی لینڈ

آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سفر کی تفصیلی خبریں تو بعد میں انشاء اللہ مختلف مواقع پر حسب حالات بیان کرتا رہوں گا لیکن نیوزی لینڈ وہ جگہ ہے جہاں حال ہی میں جماعت قائم ہوئی ہے اور بہت تھوڑی تعداد ہے۔ وہ زیادہ تر فجی کے باشندے ہیں جو فجی کے حالات خراب ہونے کے نتیجہ میں نیوزی لینڈ تشریف لے گئے۔

سفر کے آغاز پر نیوزی لینڈ ہمارے ذہن میں نہیں تھا اور اس کے لئے کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں تھا۔ ہم جائزہ لے رہے تھے کہ شاید نیوزی لینڈ بھی جائیں چنانچہ سفر کے دوران ہی یہ فیصلہ ہوا کہ چاہئے ایک دن کے لئے نیوزی لینڈ جائیں لیکن وہاں کی جماعت کے حالات پر غور کرنے کے لئے اور ملکی حالات کا جائزہ لے کر جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے منصوبہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ ہنگامی طور پر پروگرام بنایا گیا۔ اس کے نتیجے میں ایئر لائنز کے ساتھ کچھ مشکلات بھی پیش آئیں لیکن چوبیس گھنٹے سے کم کا یہ پروگرام تھا۔ تقریباً ۱۶ گھنٹے کا پروگرام تھا۔ اس ۱۶ گھنٹے کے اندر اندر خدا تعالیٰ نے جو نشانات دکھائے ہیں، حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح یہ سارے کام اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کئے۔ جماعت احمدیہ کی اتنی بھی واقفیت نہیں تھی کہ کسی صاحب اثر آدمی کو مل کر اس سے درخواست کرتے کہ آپ یہاں تشریف لائیں۔ چنانچہ انہوں نے ٹیلی فون کی ڈائریکٹری اٹھائی اور جو جو نام انہوں نے پسند کئے ان کے نام انہوں نے چٹھیاں ڈال دیں۔ جب ہم ایئر پورٹ پر پہنچے ہیں تو اچانک باہر نکلتے وقت جو ایک خصوصی جگہ ہے جہاں سے جن لوگوں کو وہ رعایت دیتے ہیں، ان کو وہاں سے گذارتے ہیں بجائے عام مسافروں کے۔ تو ایک تو یہ کہ وہاں ایک افسر تشریف لائے ہوئے تھے، انہوں نے اسی رستے سے ہمیں گزارا۔ حالانکہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ نیوزی لینڈ جیسے ملک میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی کسی قسم کی تکریم کی جائے لیکن بہرحال جو اصل حصہ ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم نکلنے لگے تھے اور آخری ہال میں پہنچے ہیں تو اچانک

ایک حیرت انگیز نغمے کا شور بلند ہوا۔ اور دیکھا تو کچھ لوگ اپنے مقامی لباس میں ملبوس، مرد عورتیں اور بچے، انہوں نے ماؤری زبان جو نیوزی لینڈ کی پرانی زبان ہے، اس میں ہمیں خوش آمدید کہی اور نغمے کی صورت میں وہ خوش آمدید پڑھی۔ وہ اچانک ایک دم جو شور برپا ہوا تو میری اہلیہ جو میرے ساتھ تھیں، وہ ڈر گئیں کہ یہ کیا ہوا ہے لیکن دیکھا تو وہ باقاعدہ ایک خوبصورت طائفے کی شکل میں کھڑے تھے اور ہمیں لفظ تو سمجھ نہیں آ رہے تھے لیکن ان کی آواز میں بہت ہی گہرا اثر تھا اور خوش آمدید میں ایک قسم کی بڑی نرمی اور محبت کے جذبات تھے۔ مجھے کچھ سمجھ نہ آئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں ان کو کچھ ٹپ دینی چاہیئے یا نہیں دینی چاہیئے۔ اور چونکہ میں اُن کے حالات سے واقف نہیں تھا اس لئے بڑا متردد تھا اور یہ خدا کا شکر ہے کہ میں نے ٹپ نہ دینے کا فیصلہ کیا کیونکہ بعد میں پتہ چلا کہ وہ صاحب جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے تھے، وہ وہاں کے

سب سے بڑے چیف ہیں

اور سارے نیوزی لینڈ میں ان کا بڑا احترام ہے۔ بڑے معزز انسان ہیں اور ایک سینئر پروفیسر ہیں اور چوٹی کے عالم آدمی ہیں اور یہ حسن، ان کا حسن خلق تھا کہ وہ میرے جیسے اجنبی مہمان کو خوش آمدید کہنے کے لئے باقاعدہ رسمی طور پر وہاں پہنچے اور بہت ہی پُراثر رنگ میں انہوں نے خوش آمدید کا نغمہ پڑھا۔ اس کے بعد تو وہ سولہ گھنٹے یوں گذر گئے ہیں جس طرح ایک تیز گھومنے والے پلیٹ فارم پر انسان سفر کر رہا ہو۔ ٹیلی ویژن ریڈیو، اخبارات، ان کے انٹرویوز مسلسل یہ سلسلہ چل رہا تھا۔ یہاں تک کہ ایک ریڈیو کے انٹرویو میں جو وہاں کا بڑا پاپولر ریڈیو ہے، اس نے پہلے آدھے گھنٹے کا وقت دیا۔ انٹرویو کے دوران درخواست کی کہ آپ پندرہ منٹ ہمیں اور دے دیں۔ اس وقت تھوڑا سا وقت تھا لیکن چونکہ پریس کانفرنس شروع ہونے والی تھی۔ میں نے کہا پیغام بھیجدیں۔ چند منٹ ہم لیٹ پہنچیں گے۔ پندرہ منٹ اُن کو اور دیئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ پندرہ منٹ اور دے دیں۔ کیونکہ اتنے مطالبے آ رہے ہیں۔ ٹیلی فون پر کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور وقت دیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ اب تو بالکل مجبوری ہے۔ دوسرے پریس والے انتظار کر رہے ہیں اس کے بعد ایک اور ریڈیو سٹیشن پر جانا ہے۔ وہاں سے ہم جلدی جلدی پریس کلب میں انٹرویو کے لئے پہنچے۔ وہاں سے پھر ایک تیسرے ریڈیو سٹیشن پہ پہنچے جو نیوزی لینڈ کا سب سے بڑا ریڈیو سٹیشن ہے اور لکھوکھہا آدمی وہ ریڈیو سنتے ہیں۔ وہاں جو انٹرویو ہوا۔ وہ بھی اسی طرح تھوڑی دیر کے لئے لیا گیا۔ وہ ۴۵ منٹ تک جاری رہا اور جو انٹرویوں کی انچارج خاتون تھیں۔ ایک معمّر خاتون ہیں جن کو مذاہب کی بڑی واقفیت ہے، اس کی ماہر ہیں۔ وہ اس کے بعد ہمارے دوپہر کے کھانے پر بھی تشریف لائیں اور کچھ مزاحیہ رنگ میں، کچھ اپنے APPROVAL کے اظہار کے رنگ میں یہ کہا کہ میں نے تو فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۴۵ منٹ کا سارا انٹرویو میں براڈکاسٹ کروں گی، چاہے مجھے SACK ہی کر دیں۔ مطلب یہ کہ چاہے مجھے نکال ہی دیں یہ تو مطلب نہیں تھا کہ نکال دیں گے لیکن اس کا ایک اظہار تھا کہ مجھے بڑا پسند آیا ہے اور میں اسے ضرور نشر کروں گی۔

پھر جب ہم کھانے پر گئے، جہاں دوستوں کو دعوت دی ہوئی تھی تو تعجب ہوا کہ نیوزی لینڈ کے ایک منسٹر، جو وہاں کے بہت ہی ہر دلعزیز منسٹر ہیں، وہ اس دعوت میں تشریف لے آئے جو انہوں نے رسمی طور پر بھیجی تھی اور ان کو توقع نہیں تھی کہ [illegible] کر [illegible] رہے ہیں اور بہت ہی [illegible] جماعت کے حالات سمجھ کر اس میں گہری دلچسپی لینی شروع کی اور کھانا پر اٹھنے سے پہلے انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں انگلستان آؤں گا۔ تو آپ کے پاس ضرور آؤں گا اور دیگر مضامین کے متعلق بڑی دلچسپی کے سوالات شروع کر دیئے۔ وہاں مجھے مزید محسوس ہوا کہ اگر میں ان صاحب کو جو تشریف لائے ہوئے تھے ٹپ دیتا تو مجھے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑتی کیونکہ وہ میرے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور یہ منسٹر صاحب دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کی جب اُن پہ نظر پڑی تو ایک دم احترام سے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے ان سے مصافحہ کیا اور کہا کہ آپ کو تو یاد نہیں ہوگا لیکن آپ میرے پروفیسر رہے ہیں اور میرے دل میں آپ کا بڑا احترام ہے۔ چنانچہ اس معیار کے وہ دوست تھے۔ اب انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ وہ جلسے پہ تشریف لائیں گے اور شرکت کریں گے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے مجھے یہ دعوت دی ہے کہ اُن کا جو نیشنل، سب سے چوٹی کا ادارہ ہے، جس کے سربراہ کو ملکہ کہتے ہیں۔ کوئی خاتون ہیں۔ وہ QUEEN کہلاتی ہے۔ وہ تمام پرانے TRIBES کا مرکزی ادارہ ہے جس کو سارے ملک کی نمائندگی حاصل ہے۔ وہ چونکہ با اثر ہیں (اس لئے) وہ کہتے ہیں کہ میں اس ادارے کی طرف سے آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ وہاں تشریف لا کر ہمیں مخاطب ہوں اور ہمیں بتائیں کہ کیوں ہم احمدی ہوں اور کیا دلائل ہیں؟ کس وجہ سے؟

یہ بات اس نے اس لئے کہی کہ جو باتیں میں نے ان سے کہی تھیں وہ ان کے دل پر اثر کر گئیں اور انہوں نے برملا کہا کہ

آپ کے پیغام میں قوت ہے سچائی ہے

اس لئے ہمیں اس کو سوچنا پڑے گا۔ پھر کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے یہ مشورہ اس لئے دیا تا کہ ان پر جو اثر پڑا ہے وہ باقیوں پر بھی پڑے تو اس کے نتیجے میں پھر ساری قوم ذہنی طور پر تیار ہو سکے۔ اب یہ جو نئے نئے دروازے کھلے ہیں۔ یہ کسی انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے۔ کسی انسانی کوشش کو اتنی غیر معمولی برکت ہو نہیں سکتی اور پھر جو کوشش کی ہی نہ گئی ہو۔ اس کو کیسے برکت مل سکتی ہے۔ ہم زمیندار ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ بیج ڈالتے ہیں۔ بعض دفعہ بڑی برکت پڑتی ہے۔ بعض دفعہ نہیں پڑتی۔ لیکن جہاں بیج نہ پڑا ہو وہاں کوئی برکت نہیں پڑتی۔ خدا کے کام عجیب ہیں، عجیب رنگ ہیں اس کی رحمتوں کے کہ جو بیج ہم نے نہیں ڈالے وہاں بھی برکت ڈال دی اور اتنی فصلیں اگائیں کہ دل خدا کی حمد سے بھر گیا اور ایک جگہ نہیں یہ واقعہ اس سفر میں مسلسل اسی طرح ہوتا رہا۔ واقعات ہوتے چلے گئے اور

ہر جگہ کی جماعت نے یہ محسوس کیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید کا سفر ہے

اس سفر کے دوران بعض دردناک واقعات کی اطلاع بھی پاکستان سے ملی اور جہاں اللہ کی رحمتیں دیکھیں، وہاں خدا کی تقدیر پر صبر اور شکر کرنے کے لئے بھی بڑی گہری آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور خدا نے توفیق بھی بخشی۔

جو دوسری چیز میں نے محسوس کی، جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ پہلے بھی میرا ہمیشہ سے یہی خیال تھا لیکن اس سفر کے بعد تو دل میں اس بات کا کامل یقین گڑ گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ آپ کی جماعت ہے۔ اتنا بڑا معجزہ دنیا میں کوئی دنیا کی طاقت دکھا نہیں سکتی۔ کوئی آسمانی طاقت کہلانے والی طاقت بھی نہیں دکھا سکتی۔ جب تک خدا سے کسی کا گہرا تعلق نہ ہو وہ ایسی جماعت پیدا نہیں کر سکتا۔ ساری دنیا میں ساری جماعت ایک ہی رنگ میں رنگین ہے اور اُن سے مل کر رنگ اور نسل کے امتیازات یوں مٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔ جغرافیائی تفریقیں اور حدیں بھی غائب

ہو جاتی ہیں۔

ساری دُنیا میں اگر کوئی ایک قوم ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے

نہ رنگ، نہ نسل، نہ زبان، نہ جغرافیائی حدود۔ کوئی چیز بھی جماعت احمدیہ کو ایک دوسرے سے تفریق نہیں کر سکتی۔ یعنی جماعت احمدیہ میں ایک حبشی کی دوسرے سے تفریق نہیں کر سکتی اور جاپان جب میں گیا تو وہاں ایک سوال کے دوران میں نے اُن سے یہ کہا کہ میرا تو یہ احساس ہے اور یہ احساس ذاتی مشاہدے پر مبنی ہے کہ

میں ایک ملک سے نکالا گیا ہوں لیکن دیگر ۱۱۹ ممالک میرے گھر بن گئے ہیں

کیونکہ جس ملک میں جاتا ہوں، صرف ایک گھر نہیں بلکہ بعض دفعہ سینکڑوں ہزاروں گھر اپنے گھر لگتے ہیں اور کبھی کبھی زبان رستے میں حائل نہیں ہوتی۔ کبھی بھی رنگ و نسل رستے میں حائل ہوتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور یہ صرف میرا احساس نہیں۔ ساری جماعت کا ہی یہی احساس ہے۔ یہ وہ معجزہ ہے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اِس دنیا کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ یہ دنیا مختلف تفرقوں میں، مختلف حدود میں بٹی ہوئی ہے اور مختلف قسم کی تفریقیں ہیں جو انسان کو انسان سے الگ کر رہی ہیں۔ اِن سب کو یکسر ملیامیٹ کر کے اِن کے وجود کو مٹاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ ہمیں ایک جماعت جو بنا دیا ہے، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے بڑا معجزہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے معجزوں کے سمندر کا ایک قطرہ ہے اور اسی کا فیض ہے۔

پس جماعت احمدیہ کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت خود جماعت احمدیہ ہے اور اس پر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ شعر یاد آیا اور یہ سوچتے ہوئے تب میں نے محسوس کیا کہ آپ کے دل کی کیسی کیفیت ہوگی جب آپ نے یہ شعر کہا تھا کہ ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

کہ اے محبت کے خواہشمند! اے سوچنے والے! کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم محبت کے لائق ہیں کہ نہیں۔ اگر کوئی دلیل چاہتے ہو تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو، وہی اپنی دلیل آپ ہیں۔ دیکھو اور عاشق ہو جاؤ۔ اس کے سوا راہ ہی اور کوئی منزل نہیں ہے۔ پس میں نے جماعت کی محبت میں جب جماعت کے متعلق غور کیا اور اسے ایک معجزہ سمجھا اور میں جب اس نتیجے تک پہنچا کہ جماعت احمدیہ خود اپنی صداقت کی دلیل ہے تو میرا ذہن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذہن اور آپ کے دل کی طرف منتقل ہوا اور میں نے سوچا کہ کس گہری صداقت کے ساتھ آپ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے حسن اور عشق کو دیکھا ہے اور کس طرح اپنے دل میں اس کو محسوس کیا ہے اس کے بغیر یہ شعر ممکن نہیں تھا۔

اس دورے میں جب ہم جاتے ہیں تو جماعت کی بے ساختہ محبت مجھے، ہمارے سب ہم سفروں کو مغلوب کر دیتی تھی اور ہم نے محسوس کیا کہ غموں کے اس دور میں خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ میں ہر جگہ غیر معمولی اخلاص پیدا ہوا ہے اور قربانی کی روح پہلے سے بہت بڑھ چکی ہے۔ کوئی اس کی نسبت ہی نہیں رہی۔ میں نے ۱۹۸۳ء میں بھی سفر کیا تھا، اس وقت بھی جماعت احمدیہ کو بہت مخلص پایا۔ کوئی شک نہیں۔ بڑی محبت کرنے والی تھی لیکن اب کے جو حالات دیکھے ہیں وہ ان سے مختلف ہیں

...اس دوران جماعت ایک ... دیگہ تفرقی نہیں ... بلکہ ساتھ ساتھ مسلسل سفر کرتی رہی ہے ... اور پیچھے نہیں رہی۔ اس وقت ...

مجھے حضرت مصلح موعودؓ کی وہ رؤیا یاد آئی۔ جب آپ نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ وہ دوڑ رہے ہیں اور جماعت پیچھے رہ گئی ہے۔ مجھے احساس ہوا کہ یا تو میری رفتار کم ہے یا پھر جماعت کی رفتار بہت بڑھ گئی ہے اور اس دفعہ یقیناً میں خدا کی قسم کھا کے کہہ سکتا ہوں کہ جماعت نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا اور میری رفتار کے ساتھ ساتھ بھاگی ہے اور قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھی ہے اور کسی جگہ مجھے یہ احساس پیدا نہیں ہوا کہ کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہوں۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ معجزہ ہے جو آگے بڑھتے بڑھتے اپنی تکمیل کے مراحل تک اب پہنچ رہا ہے اور اس کے بعد یہ بات یقینی ہے کہ

جماعت احمدیہ عالمی غلبے کیلئے تیار کھڑی ہے۔

اور ایک نیا سورج طلوع ہو رہا ہے جو سارے عالم کے افق سے اُبھر رہا ہے۔ ایک نئی قسم کا کرۂ نور ہے جو اُبھر کر اس تمام عالم پر اپنی روشنی چھینٹے گا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے نور سے اس کرۂ عالم کو بھر دے گا۔ یہ یقین لے کر میں اس سفر سے لوٹا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن حالات تیزی کے ساتھ اس امید کی تعبیر کی طرف بڑھیں گے اور اس یقین کی تعبیر کی طرف بڑھیں گے۔

سفر کے دوران جہاں جماعت نے محبت سے اخلاص سے خوش آمدید کہا، وہاں الوداع کے مناظر بھی بڑے تکلیف دہ تھے لیکن جو پیچھے رہ گئے۔ اُن کے لئے تو یہ تکلیف لمبے عرصے تک محسوس ہوتی ہوگی لیکن ہم ایک تکلیف سے دوسری خوشی میں منتقل ہو رہے تھے۔ ایک طرف جدائی کا احساس تھا تو دوسری طرف وہ جماعت جو منتظر ہوتی تھی۔ اس کے ولولے، اس کے جذبے کو دیکھ کر، اس کی محبت کو دیکھ کر وہ پہلا غم مٹ کر ایک دوسری خوشی میں تبدیل ہو جاتا تھا۔ یہ عرصہ مسلسل اسی طرح گزرا۔ اور جب کبھی یہ واقعہ ہوتا تھا، مجھے پچھلی جماعت یاد آتی تھی اور ان کی محبت اور ان کی تکلیف کے احساس سے ان کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک پیدا ہوتی تھی۔ پس آپ بھی ان سب جماعتوں کو جو اس سفر میں خوشیاں بھی محسوس کرتی رہیں اور الٰہی محبت میں تکلیف بھی محسوس کرتی رہیں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پھر باوجود اس کے کہ ان کی جدائی اپنی جگہ تکلیف دہ تھی لیکن ایک وقت ایسا آیا جبکہ پاکستان کے مخدوش حالات کی وجہ سے واپسی آنے کو دل بہت شدت سے چاہتے لگا کیونکہ واسطے اور رابطے کا یہاں جو احساس ملتا ہے، یہ سفر کے دوران کسی بھی ملک میں ہوں ویسا نہیں رہتا۔ اور جب پریشانی کے حالات ہوں تو دل چاہتا ہے کہ انسان ایسے مرکز کی طرف لوٹے جہاں فوری روابط ہوں اور ہر وقت کی تازہ تازہ خبریں مل سکیں اور جو انسدادی کارروائی یا جو کسی قسم کی اصلاحی کارروائی کرنے کی توفیق ہے، وہ اختیار کی جا سکے۔ تو یہ احساس جب زیادہ بڑھا تو اس وقت مجھے ایک دفعہ ۱۹۵۵ء، ۱۹۵۶ء کا انگلستان کا زمانہ یاد آگیا اُن دنوں میں یہاں ایک انگریزی گانے کا بہت رواج تھا، جسے BANANA BOAT SONG کہا جاتا تھا۔ یہ BANANA BOAT SONG وسطی امریکہ میں ایک مشہور گانا ہے جسے ان کے خاص اپنے تلفظ میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ گانا اُن دنوں اتنا مشہور تھا کہ گلی گلی میں اس کی آوازیں آتی تھیں بلکہ سیر و تفریح کے لئے جاؤ تو لوگوں نے اپنے کیسٹ پلیئرز کے اوپر، کیسٹ پلیئرز تو غالباً ان دنوں میں نہیں تھے لیکن جو بھی ٹیپ ریکارڈر وغیرہ تھا اس کے اوپر لگائے ہوتے تھے۔ شور پڑا ہوتا تھا اور وہ گانا یہ ہے۔ میں اس کے ایک دو مصرعے مجھے یاد ہیں کہ۔

COME MR TALLY MAN (ٹیلی مین کو ٹیلمین کرکے پڑھتے تھے)
TALLY ME BANANA
DAY LIGHT COME
AND I WANT TO GO HOME.

"ٹیلی" کرنا دراصل کسی چیز کو قسطوں پر فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔ اگر کوئی تاجر کسی کو اپنا تھوڑا سا مال دے دے اور کہے کہ کما کر ہفتہ وار یا ماہانہ مجھے اس کی قیمت ادا کرو تو اس کو "ٹیلی" کرنا کہتے ہیں اور "ٹیلی" کا ایک حسابی لفظ بھی ہے۔ یہاں وہ معنی نہیں ہیں اور پھر وہ جب خریدتا ہے تو اس وقت پیسے نہیں دیتا۔ جب وہ کماتا ہے تو پھر دیتا ہے تو غالباً وہاں رواج یہ تھا ویسٹ انڈیز میں کہ کیلوں کے مالک مزدوروں کو بلایا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ تم جتنے کیلے توڑ سکتے ہو توڑ لو اور پھر ان کا نکلنے وقت "ٹیلی مین" کو حساب دو اور جاؤ بیچو اور پھر کما کر ان کے پیسے واپس کرو تو یہ کام غالباً رات کو ہوتا تھا کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ اے ٹیلی مین! آؤ اور میرا حساب کر لو کیونکہ رات گذر چکی ہے، صبح طلوع ہو رہی ہے اور اب میں گھر جانا چاہتا ہوں۔

یہ احساس میرے لئے اور بہت سے احساسات کو پیدا کرنے کا موجب بن گیا۔ میں نے سوچا کہ میں تو گھر جانا چاہتا ہوں۔ لیکن بہت سے اسیران راہ مولا ہیں۔ وہ بھی گھر جانا چاہتے ہیں۔ میرا سفر تو تھوڑا ہے اور ان کو مدتیں گزر گئیں۔ وہ خدا کی راہ میں قید ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آسمانی ابتلاؤں اور زمینی مصیبتوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی اختیار نہیں ہے تو وہ جو میرا دل کا شوق تھا کہ صبح ہو گئی۔ آؤ اب واپس چلیں وہ ان کے لئے دعاؤں میں بدل گیا۔ میں نے کہا۔ اے خدا! ان کی بھی صبح کر۔ ان کی راتیں بھی لمبی ہو گئی ہیں کیونکہ جب تک ان کی صبح نہ آئے ہمارے لئے بھی کوئی صبح طلوع نہیں ہو سکتی۔

ایک غیر مسلم مصنف نے جماعت احمدیہ کے حالات کے متعلق اور عقائد کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے اس میں اس نے یہ لکھا ہے کہ

ضیاء الحق کے ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعے

جس میں اس نے علماء کے شدید ترین مطالبات میں سے اکثر قبول کر لئے۔ ایک احمدی کی روزمرہ کی زندگی جرم بن چکی ہے۔ مجھے خیال آیا کہ اس کی نظر تو صرف ظاہر پر، وہاں جا کر پڑی ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ اس واقعہ سے دنیا بھر کے احمدیوں کی زندگی جرم بن چکی ہے کیونکہ پاکستان میں بسنے والے وہ معصوم جن کی زندگی وہاں کے قانون نے جرم بنا دی ہے۔ پاکستان سے باہر بسنے والے احمدی اپنی آزادی کو جرم سمجھنے لگے ہیں۔ ان کی روزمرہ کی زندگی ایک اور قسم کا جرم بن گئی ہے۔ نہایت درجہ عذاب میں اور تکلیف میں یہ دن گذر رہے ہیں کیونکہ وہ اپنے بھائیوں کے دکھ سے الگ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ تو ایک ایسا واقعہ ہے کہ ایک ملک میں ایک ظلم ہوا اور ساری دنیا کی جماعتوں میں ان کی زندگی کی طرح ان کی اپنی زندگیاں بھی جرم بن گئیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک معجزہ ہے یہ بھی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ آج کی مادہ پرستی کے دور میں، آج کے نفسا نفسی کے عالم میں کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک ملک کا دکھ ۱۲۰ ممالک میں محسوس کیا جائے اور ہر ایک اپنے بھائی کے دل کا دکھ اپنے دل کا دکھ بنا لے اور اس کی آزادی سے محرومی اس کی اپنی زندگی کی آزادیوں سے محرومی بن جائے۔ پس یہی خیال کرتے آتے ہوئے میرا اپنا خیال کہ میں جلدی واپس جاؤں وہ سب غائب ہو گیا اور ساری توجہ اپنے ان معصوم بھائیوں کی طرف منتقل ہو گئی۔ پس میں آپ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ یہ سال خاص سال ہے۔ ابتلاؤں کا بھی خاص سال ہے اور انشاء اللہ خدا کی طرف سے جزاؤں کا بھی خاص سال بننے والا ہے۔ اس کی رحمتیں اور برکتیں اگر آپ صبر سے کام لیں۔ اور خدا کی رضا پر راضی رہیں اور شکوہ زبان پر نہ لائیں اور دل میں بھی پیدا نہ ہونے دیں تو اس کی جنتیں اور اس کی برکتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ سو سال تک آگے آنے والی دنیا آپ کے صبر کے پھل کھائے گی۔ ہمت سے اس پہ قائم رہیں اور خدا کی رضا پہ ہمیشہ نظر رکھیں۔ اور خدا کی رضا پر نظر رکھتے ہوئے اپنے دل کے دکھوں کو خدا کی رضا کی خاطر نظر انداز کرتے چلے جائیں اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سندھ سے ابھی دو تین دن ہوئے ہیں، ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب (قاضی احمد) کی شہادت کی بھی اطلاع ملی تھی۔ وہ بہت ہی بزرگ، نیک سیرت انسان تھے۔ بڑے مخلص فدائی، منکسر مزاج اور بڑے بہادر اور سارے علاقے میں بڑا نیک اثر رکھنے والے تھے۔ ان کی نماز جنازہ تو ادا ہو چکی ہے۔ ویسے میں خطبے میں تحریک کرتا ہوں کہ جماعت اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے ان کو اور ان کے پسماندگان کو یاد رکھے۔

ضروری اعلان بابت ترسیل تفصیل چندہ تحریک جدید

چندہ تحریک جدید تاریخی نوعیت کا اہم چندہ ہے۔ ہر مجاہد تحریک جدید کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اسی لئے ہر مجاہد تحریک جدید کے چندہ کا ریکارڈ دفتر تحریک جدید میں رکھنا ضروری ہے۔ عام طور پر چندہ تحریک جدید کی انفرادی تفصیل دیگر چندوں کے ساتھ دفتر محاسب کو بھجوا دی جاتی ہے۔ اس طرح یہ دفتر تحریک جدید کو ریکارڈ کے لئے نہیں ملتی۔ اس لئے چندہ تحریک جدید بھجواتے ہوئے اس کی انفرادی تفصیل دفتر تحریک جدید کو الگ کاغذ پر ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بقایا دار جماعتیں جلد توجہ کریں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۹۰-۱۹۸۹ء کی سہ ماہی اول ختم ہو کر چوتھا مہینہ گزر رہا ہے لیکن جائزہ لینے سے ظاہر ہے کہ نسبتی بجٹ کے مقابل پر چندہ جات کی وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ اور اکثر جماعتوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے اور متعدد جماعتوں کے ذمہ گزشتہ مالی سال کی معقول رقوم قابل ادا ہیں۔ اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان عہدیداران مال و مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ نادہندہ اور بقایا داران کے پاس پہنچیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشادات گرامی کی روشنی میں پیار و محبت سے لازمی چندہ جات (حصہ آمد چندہ عام جلسہ سالانہ) کی اہمیت اور سلسلہ کی ضرورت سے آگاہ فرمائیں تاکہ بقایا دار اور نادہندگان افراد جماعت کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو اور بشاشت قلبی سے اپنی سستی کا انسداد کر سکیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ جب آپ اس پر عمل کریں گے تو یقیناً اللہ تعالےٰ کے انعامات و افضال کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے اپنے کئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جملہ دوستوں کو حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق بخشے۔ اللھم آمین۔

ناظر بیت المال آمد

قسط اوّل

کلمہ طیّبہ کی عزّت و عظمت کیلئے

اسیرانِ راہِ مولیٰ کی مثالی قربانیاں

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ ربوہ

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا
اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ
کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ہ

؎ ستون دار پہ رکھتے چلو سروں کے چراغ
جہاں تلک یہ ستم کی سیاہ رات چلے

تاریخ اسلام میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا نام سنہری حروف سے لکھا ہوا ہے آپ ہی وہ نوجوان اور اوّلین صحابی ہیں جنہوں نے مکّہ کے نواح میں چھپ کر نماز پڑھنے والے مسلمانوں پر کفار کے اچانک حملے کے وقت ایک اونٹ کی ہڈی سے ایک کافر کا خون بہایا۔ اور آپ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ غزوہ بدر کے دن اسلام کی راہ میں سب سے پہلا تیر چلانے کی سعادت آپ کو نصیب ہوئی

آج کے زمانے میں جب دشمن اسلام، اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ایک مرتبہ پھر آنحضورؐ کے عالمگیر مشن پر حملہ آور ہوا ہے اور براہ راست آپ کی پیاری نشانی کلمہ طیبہ کو اپنے مذموم عزائم اور مقاصد کا ہدف بنایا تو خالصۃً اس مقصد کی خاطر آنحضورؐ کی پیاری نشانی کی خاطر سب سے پہلے سرزمین ساہیوال پر خون بہایا گیا۔

آج کی اس محفل میں مجھے اپنے ان اسیران راہ مولا کے حالات کو بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کرنا ہے کہ چودہ سو سال قبل کی بلالی روحیں آج پھر اپنے زندہ ہونے کا جشن منا رہی ہیں۔ جسے نادان دشمن ہماری شکست سمجھ رہا ہے وہی تو ہماری فتح ہے اور اس کی شکست اور ذلت!

کیونکہ ؎

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جاں کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

اسیران راہ مولیٰ کے مکمل اور تفصیلاً حالات تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکے تاہم زیادہ حالات ہمیں اپنے پیارے بھائی الیاس منیر صاحب کے توسط سے معلوم ہوئے ہیں جس سے دوسرے اسیران کے حالات کا بھی بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس قلیل وقت میں ان تمام حالات کو بیان کرنا دریا تو کجا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہو گا بہر حال جتنا ہو سکے۔ تا حضور کے اس ارشاد کی کچھ تعمیل تو ہو سکے۔ ۸۷/۶/۱۹ کے خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ نے اسیران راہ مولیٰ کے حالات بتاتے ہوئے تحریک فرمائی:۔

اُن کو دعاؤں میں یاد رکھنا ہمارا فرض ہے ان کے ذکر کو زندہ رکھنا ہمارا فرض ہے اپنی محافل میں بھی اپنے دیگر مشاغل میں بھی ذکر کے ذریعے ان کو زندہ رکھیں اور دعاؤں کے ذریعہ ان کی مدد کرتے رہیں کیونکہ وہ ہم سب کا فرضِ کفایہ ادا کر رہے ہیں۔ ہم سب کا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ اللہ ان کی مدد فرمائے اور ان کی مشکلات کو جلد تر دور فرمائے۔

سب سے پہلے جیل اور اس کے مقابل قیدی کی حالت کا موازنہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں جیل بڑی ہی غلط جگہ ہے اور اس میں سے سزائے موت کا مرحلہ بے حد تکلیف دہ، اذیت ناک اور صبر آزما ہے۔ یہاں پڑتے پڑتے لوگوں میں بعض پیچیدہ قسم کی بیماریاں بھی جنم لینے لگتی ہیں اور خوراک کی کمی، اور غم و فکر و پریشانی کی فراوانی، ورزش کا موقع نہ ہونا ہر وقت جیل حکام کی طرف سے طرح طرح کے خوفوں کا سر پر رہنا نیز احساس محرومی ایسے عناصر ہیں جو انسان کو ایسی دلدل میں دھکیل دیتے ہیں جہاں سے پھر بآسانی نکلنا یا واپس ہونا بہت مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ چند ایک چہروں کے سوا باقی سب سے مسکراہٹ مستقل طور پر غائب ہو چکی ہوتی ہے اور جو کوئی مسکرانے کی کوشش کرتا ہے اس کی مسکراہٹ سے بناوٹ صاف ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ اس سے مسکرایا نہیں جا رہا ہوتا مگر وہ کوشش کر کے مسکراتا ہے۔ زور لگا کر مسکراتا ہے پھر یہی صورت حال اُس کے چڑچڑے پن میں اضافہ کر جاتی ہے۔

ایک دن کا صبح کا نظارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "کئی دنوں کے بعد آج علی الصبح کے سہانے وقت کا لطف اٹھایا۔ کال کوٹھڑی کے اندر سہانا وقت کیونکر میسّر آ سکتا ہے مگر ہمیں فی الحال اسی میں گزارہ کرنا ہے۔ ہاں اتنے ہی آسمان کو دیکھ کر اللہ کی قدرتوں کا اندازہ کرنا ہے جتنا ہمیں دروازہ میں سے نظر آتا ہے مگر یہ چھوٹا سا نظر آنے والا آسمان بھی تو بہت ہے اس تھوڑے حصہ پر سجے ہوئے قمقموں سے تارے بھی تو بہت ہیں یہ بھی تو گنے نہیں جا سکتے ان میں سے ایک ایک تارہ بھی تو بجائے خود ایک دفتر عظیم ہے ؎

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

اے کاش ہم کسی بھی ایک تارہ کو اپنا راہبر پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ایک تارہ ایسی استقامت قوی الکرامت کا اوتار بیدار سے وجودوں میں سرایت کر جائے اور ہم اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔

جہاں تک جیل کے ماحول کا تعلق ہے وہ ایک عام شخص پر ہر لحاظ سے اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ جیل کا ماحول اسے ہر قسم کی آزادی سے محروم کر دیتا ہے۔ جیل کا محاورہ ہے عام قیدی کی قید کٹتی ہے معافی کے ذریعہ اور سزائے موت کے قیدی کا وقت گزرتا ہے ملاقات کے سہارے سزائے موت کا قیدی اسی سوچ اور آس کے سہارے ایک ایک لمحہ کو آگے دھکا دیتا ہے کہ اگلے ہفتہ ملاقات کا دن اسکی امیدوں اور تمناؤں کا لمحہ آن پہنچتا ہے اور وہ قیدی جو کئی روز سے اپنی متوقع خوشیوں کو سمیٹنے میں مصروف ہوتا ہے اپنے عزیز و اقارب احباب کو سامنے پا کر خوشی سے پھولے نہیں سماتا اور بعض اوقات خوشی کا وفور اس قدر ہوتا ہے کہ اسے خود اپنے اعصاب پر پوری طرح قابو نہیں رہتا اور اس کا دل اور زور سے دھڑکتا ہے اسے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ وہ کیا کیا باتیں کرے اسے ہفتہ عشرہ کی وہ تمام باتیں یاد ہی نہیں آتیں جو اس نے ملاقات کے موقع کے لئے جمع کر رکھی تھیں۔ غرضیکہ قیدی کے دل و دماغ جسم و روح حتیٰ کے ماحول تک میں ایک شدید ہنگامہ سا برپا ہو جاتا ہے اور اس ہنگامہ اور اس شور میں ایک کرخت سی آواز بلند ہو کر سناٹا طاری کر دیتی ہے کہ بس وقت ختم ہو گیا۔ چنانچہ اپنے پیاروں کی دید کو ترستی آنکھیں پیاسی نگاہوں کے ساتھ دیکھتی رہ جاتی ہیں ان کا پیچھا بھی کرتی ہیں مگر رستے میں دھنس کر رہ جاتی ہیں۔ اور قیدی پتھرائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اگلی ملاقات تک بے شمار تفکرات مسموم خیالات اور خوفناک حالات کے سمندر کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور وہ اپنے وجود اپنی ذہنی صلاحیتوں اور جسمانی قویٰ کو گھول گھول کر اسی ماحول در

خانیار سری نگر میں مقبرہ یوزآسف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی مقبرہ ہے

محترم فدا محمد حسنین صاحب سے دلچسپ انٹرویو

مرتبہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سری نگر کشمیر

خانیار سرینگر میں حضرت یوزآسف کا مقبرہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے سَو سال پہلے باذن الٰہی یہ انکشاف فرمایا کہ یہ مقبرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ صلیب سے زندہ بچ کر آپ جب ہجرت کر کے ان علاقوں میں آئے تو آپ نے یوز آسف نام اختیار کیا اور بالآخر سرینگر خانیار میں وفات پائی۔ آپ کے اس عظیم الشان انکشاف کی وجہ سے آپ کو کافر کہا گیا۔ لیکن اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خانیار سری نگر میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ اس جگہ کو روضہ بل خانیار کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ روضہ عربی لفظ ہے جو خصوصاً نبی کی قبر کے لئے ہی مخصوص ہے یہاں بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ کوئی سفیر تھے جو بیرون ملک سے آئے تھے۔ لیکن تاریخ حضرت یوزآسف کو پیغمبر کے لفظ سے یاد کرتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل محترم پروفیسر فدا محمد حسنین صاحب نے "THE FIFTH GOSPEL" نامی کتاب لکھ کر اس تحقیقات میں نئے باب کا آغاز کیا۔ اُن کی کتاب میں لکھی ہوئی ہر بات سے اتفاق کرنا یا نہ کرنا یہ الگ بات ہے لیکن انہوں نے خانیار سری نگر میں یوز آسف کے مقبرے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی مقبرہ ثابت کیا ہے۔ گذشتہ دنوں خاکسار نے محترم فدا صاحب کے دولت کدہ پر جا کر اُن سے چند سوالات کے جوابات پوچھے۔ آپ نے تحریری اور زبانی طور پر ان سوالات کے جوابات دیئے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

محترم موصوف کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موئے مبارک ہیں جو انہوں نے مجھے پہلے دکھائے تھے۔ اس سلسلے میں بھی میں نے اُن سے ایک سوال کیا جس کا انہوں نے ایمان افروز جواب عنایت فرمایا۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے سوالات مع جوابات پیش ہیں۔

س:- براہ کرم اپنا مختصر تعارف کرائیے؟

ج:- کمترین کے دادا راجہ محمد علی خان ۱۸۸۵ء میں کشمیر آئے اور یہاں کے مہاراجہ نے اُن کو داروغہ جیل مقرر کیا وہ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ میرے والد راجہ دین محمد خان نے انگریزی فوج میں شامل ہو کر افریقہ کی (BOER WARE) جنگ میں حصہ لیا تھا۔ بعد میں وہ سرینگر میں شیخ باغ سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر بنے بعد میں وہ حنفیہ ہائی سکول اسلام آباد ہمدانیہ ہائی سکول خانقاہ کے بھی ہیڈ ماسٹر رہے۔ کمترین کی والدہ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین علیہ السلام تک جا ملتا ہے۔ کمترین کی پیدائش ۱۹۲۴ء میں ہوئی۔ میں ۱۹۴۶ء میں ایس پی کالج سرینگر میں بحیثیت لیکچرار لگا تھا ۱۹۵۳ء میں ڈائریکٹر آرکائیوز بنا اور اس کے بعد ڈائریکٹر آثار قدیمہ تحقیق و ریسرچ رہا۔ اس طرح ۱۹۸۲ء تک مختلف محکموں کا ناظم رہا۔ بچپن سے ہی میری دلچسپی فقیروں صوفیوں اور سادھوؤں سے رہی ہے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ میری یہ کتابیں چھپ چکی ہیں۔

(۱) برہمنسٹ کشمیر ۱۹۷۲ء
(۲) لداخ موون لینڈ ۱۹۷۵ء
(۳) ہسٹری آف لداخ ۱۹۷۷ء
(۴) ہیریٹیج آف کشمیر ۱۹۸۰ء
(۵) اے لوز کا شیوا ۱۹۸۷ء
(۶) خفینہ گا ٹیپل
(۷) برٹش پالیسی ۱۹۷۴ء
(۸) ہندو کشمیر ۱۹۷۷ء
(۹) گلگت ۱۹۷۸ء
(۱۰) کشمیر میں گورنمنٹ ۱۹۸۰ء
(۱۱) فری ڈم سٹرگل ۱۹۸۸ء

س:- قبر مسیح کے بارہ میں تحقیقات کرنے کا آپ کو کیسے خیال آیا۔؟

ج:- لداخ میں رُک جانے کی وجہ سے مورومن مشن کی لائبریری میں جرمن ڈاکٹروں کی ڈائری دیکھنے کا موقعہ ملا وہاں یہ درج تھا کہ روس کے سیاح نکولس ناٹووچ نے ہمس گونپہ سے حضرت عیسیٰؑ کی نامعلوم زندگی کے بارے میں نامعلوم دستاویزات دریافت کی تھیں۔ چنانچہ سب سے پہلے کمترین نے اُن دستاویزات اور ان کے ترجمہ THE UNKNOWN LIFE OF SOINT JESUS. کو حاصل کرنا چاہا۔ چنانچہ لندن میوزیم سے نکولس کی کتاب حاصل کی جس کو پڑھنے کے بعد اس موضوع پر قریباً ۲۵ سال تک مواد جمع کرتا رہا۔

س:- جس قبر کے بارہ میں آپ حضرت عیسیٰؑ کی قبر بتاتے ہیں وہ حضرت یوزآسف کی قبر بتائی جاتی ہے۔ اس بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج:- خانیار میں یوزآسف کی قبر ہے جو تاریخی حقیقت ہے آج کل جو عمارت وہاں موجود ہے وہ مسلم دور کی ہے اور جو قبر کے نشان ہیں وہ مصنوعی ہیں۔ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا نے ۱۹۲۱ء کے قریب اس دروازہ (بقیہ ...)

کا دروازہ) کا فوٹو لیا تھا جو مقبرہ کے اندر جاتا تھا۔ اب وہ دروازہ محلہ کی سڑک نے زمین میں گم کر دیا ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا ٹیلہ تھا جس پر قلعہ آثار قدیمہ کے نشانات ہیں۔ یوز آسف عبرانی زبان کے الفاظ ہیں اور YUZ ' عیسیٰؑ کا نام ہے اس لحاظ سے اس قبر کو حضرت عیسیٰؑ سے تعلق ہے اور خاص کر جو صلیب وہاں تھی۔ اور جو پتھر اب بھی وہاں موجود ہے اس پر پیروں کے نشان ہیں جن میں زخم ہوئے ہیں وہ سب اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس جگہ کو حضرت عیسیٰؑ سے تعلق ہے۔

س:- آپ نے اپنی THE FIFTH GOSPEL. میں ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر خانیار میں ہے کیا آپ کی یہ ریسرچ مکمل ہے اور کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

ج:- کوئی تحقیق اور ریسرچ RESEARCH مکمل نہیں ہوتی کیونکہ RESEARCH کا اصل مطلب RE اور SEARCH یعنی بار بار تحقیق کرنا ہوتا ہے جب تک اُس غار کے اندر جا کر اُن دو کمروں کو نہ دیکھا جائے جہاں YUZO ASAPH کے آثار ہیں تب تک یہ تحقیق نامکمل رہے گی۔

س:- اس تصنیف سے آپ کو زبردست مزاحمت کا سامنا ہوگا کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

ج:- اس تصنیف 'THE FIFTH GOSPEL' کی [illegible] مخالفت ہو رہی ہے اور افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان صاحبان اس میں پیش پیش ہیں۔ دہلی کے جیکب صاحب جو عیسائی ہیں مجھے مبارک باد دے رہے ہیں کہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور ہندوستان کا گہرا تعلق ہے۔

(فدا صاحب نے ذکر وہ [illegible] کی چٹھی کا حوالہ یوں دیا۔)

"آپ نے ہندوستان اور حضرت عیسیٰؑ کا تعلق بنا کر مسیحیت کی ایک بڑی خدمت انجام دی ہے۔ مسیحیت کی ایسی خدمت جس کا [illegible] ہندوستان سے ہی [illegible]

کردیا ہندوستان کی مسیحی جماعت آپ کو مبارکباد دے گی۔"

لیکن دہلی کے ہفتہ وار اخبار "RADIANCE" DATED. 14-20. 1988 جو مسلمانوں کا اخبار ہے نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ اس کتاب THE FIFTH GOSPEL کو بین کیا جائے کیونکہ یہ ایک قادیانی پروفیسر کی کتاب ہے۔ اور قادیانی پروپیگنڈہ" حیران ہوں کہ یہ "مسلمان" کتنا غیر ذمہ دار ہے اس نے یہ بھی معلوم کرنے کی زحمت نہ اُٹھائی کہ کیا "میں قادیانی ہوں" اور نہ میری کتاب پڑھی۔ صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی بیشتر تعداد فرقہ پرست اور مذہبی جنونی ہے' یہ لوگ نہ صرف کمیونل ہیں بلکہ دوسروں کو کافر سمجھتے ہیں کنوئیں کے مینڈک کی مثال اُن پر صادق آتی ہے۔"

کشمیر میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا تذکرہ جو تشیہ نیا پرانا میں موجود ہے' صلیب پر چڑھنے اور دوبارہ زندہ ہونے کا ایک واقعہ کلہن کی راج ترنگنی (تاریخ کی کتاب ناؤل) میں موجود ہے۔ صرف یہ مثالیں ثبوت کے لئے کافی ہیں کیونکہ ہندو کو نہ اسلام سے تعلق ہے اور نہ عیسائیت سے اور تو غیر جانبدار ہے اور دوسرے اس وقت جب یہ دو شہادتیں لکھی گئیں اُن مصنفین کو اسلام کا پتہ ہی نہ تھا اور نہ نام سنا تھا۔ میں حیران ہوں کہ آخر یہ شہادت ہوتے ہوئے کس طرح اس بات سے انکار کیا جاسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان آئے تھے۔

مجھے زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا ہوگا یہ میں جانتا ہوں بہر حال مجھ سے قبل کے مصنفین سے بھی یہی ہوا میں کیا کرسکتا ہوں سچائی تو چھپ نہیں سکتی۔ میرے طرح طرح کی شکایات کی جارہی ہیں سنٹرل ایجنسی انٹیلیجنس کے لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ یہ کتاب کیوں لکھی گئی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تحقیق ہے۔ مذہبی پروپیگنڈہ نہیں۔ بہر حال کمترین مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔ خدا وند کریم رحم کرے۔ آمین

س :۔ یوز آصف حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیوں نام رکھا اس کی کیا وجہ ہے؟

ج :۔ یوز [illegible] عیسیٰ علیہ السلام کا اصلی نام ہے عیسیٰ تو مسلمانوں کے نزدیک اُن کا نام ہے۔ یوز آصف اور عیسیٰ علیہ السلام کا گہرا تعلق ہے کمترین نے اپنی رائے کتاب میں لکھ دی ہے کہ یہ قبر JESUS کی ہے۔

س :۔ پہلگام' عیش مقام اور الیشمبر کیا واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ہی نام پڑے ہیں؟

ج :۔ "عیش مقام" کی زیارت میں عصائے موسیٰ علیہ السلام ہے اور "الیشمبر" ISSANA (رہتا تھا جو کلہن (مورخ) کے کہنے کے مطابق آریہ راجا کا مرشد تھا اور یہی آریہ راجہ یا سندھا متی صلیب پر لٹکایا گیا اور تین دن کے بعد زندہ ہوگیا اس لحاظ سے اِن دو مقام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے تعلق ہے۔ پہلگام کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا۔

نوٹ :۔ قارئین کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ عیش مقام پہلگام اور الیشمبر کشمیر کی مشہور جگہیں ہیں۔ عیش مقام میں حضرت زین الدین ولی کا روضہ ہے۔ عیش مقام سرینگر سے [illegible] کی دوری پر پہلگام روڈ پر واقع ہے۔ عصا جو یہاں موجود ہے یہ کوئی [illegible] لمبا ہے۔ اور زیتون کی لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ بہت سارے محقق اس عصا کو حضرت عیسیٰ کا عصا مانتے ہیں۔

پہلگام :۔ یہ جگہ سرینگر سے کوئی ساٹھ میل کی دوری پر اور عیش مقام سے ۱۲ میل کی دوری پر ایک صحت افزا مقام ہے سطح سمندر سے سات ہزار فٹ کی بلندی پر آباد ہے۔ پہلگام کے لفظی معنے کشمیری زبان میں "چرواہے کا گاؤں" کے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے متعلق کہا تھا "میں اچھا چرواہا ہوں" بو شاید اس نسبت سے پہلگام کا یہ نام پڑا ہے۔ ورنہ دنیا میں لاکھوں چرواہے ہیں۔ لیکن کسی نے نام پر کوئی جگہ سوائے پہلگام کے آباد نہیں۔

الیشمبر :۔ نشاط باغ سرینگر کے متصل ایک چشمہ تھا کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کچھ عرصہ یہاں ٹھہرے تو اس جگہ کا نام عیسا بار پڑا جو اب الیشہ بر کے نام سے مشہور ہے۔

س :۔ موجودہ تصنیف کے بعد آپ کوئی اور ایسی تحقیقات پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

ج :۔ جی ہاں۔ کشمیر اور کشمیری قوم کا تعلق دجلہ اور فرات وادی اور مصر سے رہا ہے SEMITE قبیلے دراصل کشمیریوں کی اولاد ہیں اور صدیوں پہلے اِن قبیلوں نے کشمیر سے مغرب کی طرف ہجرت کی تھی۔ آثار قدیمہ کی تحقیقات اس طرف اشارہ کررہی ہے۔ کمترین اس سلسلے میں نئی کتاب لکھ رہا ہے۔

س :۔ آپ کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کے موئے مبارک ہیں یہ کہاں سے آپ لائے اور اِن کو آپ نے کیوں محفوظ رکھا ہے؟

ج :۔ "قبر مسیح" مفتی محمد صادق رح کی تصنیف ہے اس میں اُن لوگوں کے فوٹو ہیں جنہوں نے اُن کی مدد کی جب کہ وہ تحقیق کی غرض سے کشمیر آئے تھے۔ اس فوٹو میں ایک صاحب ہیں خواجہ صدرالدین یہ صاحب میرے کرم فرما تھے' بڑے عالم و فاضل تھے' اس لئے علمی اور مذہبی اُمور پر بات چیت ہوتی رہی انہوں نے مجھے تحریک شریعت کشمیر لکھنے کے سلسلے میں "الفضل" قادیان کی فائلیں اور کئی کتابیں عنایت فرمائی تھیں۔ کمترین اُن کی عزت کرتا تھا وہ مسلمانوں کے احمدی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں (تھے) اور اُن کے پاس حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے موئے اور کپڑا تھا۔

کمترین نے کئی بار اُن سے عرض کی کہ یہ آثار مجھے عنایت فرمائیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ریسرچ کے دوران میں نے "مسیح ہندوستان میں" کا مطالعہ کیا۔ اس سے مجھے پتہ چلا کہ مرزا غلام احمد صاحب اعلیٰ پایہ کے محقق تھے ریسرچ کی دنیا میں ہمیشہ یاد کئے جائیں گے۔ دوسرے آپ کا اسلام سے لگاؤ اتنا گہرا تھا کہ اسلام کے خلاف ایک لفظ تک سننے کے لئے تیار نہ تھے' تیسرے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کو اتنا عشق تھا کہ اپنے کو اپنے معشوق میں جذب کردیا۔ من تو شدی تو من شدی والا معاملہ ہوگیا۔ روحانی اقتدار کے مالک اپنی ہستی کو جب اپنے معشوق میں ملا دیتے ہیں تو "انا الحق" کہہ دیتے ہیں۔ یہی صورت حضرت مرزا صاحب کو بھی پیش آئی اس امر کی گواہ وہ نعت ہیں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں آپؑ نے تحریر فرمائی۔ اس لئے میرے دل میں حضرت مرزا صاحب کی عزت و توقیر موجود ہے۔ اس لئے کمترین نے خواجہ صدرالدین صاحب مرحوم سے یہ آثار حاصل کرنے کی درخواست کی آخر اُن کی مرضی کے مطابق یہ متبرک آثار مجھے ملے اور میرے پاس ہیں۔ جن کی وجہ سے مجھے عزت حاصل ہوئی اور دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں اور اکاڈمیوں میں لیکچر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

کمترین خداوند کریم کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں کہ کمترین مسلمان ہے اور جس کا مسلک حنفی ہے اور کمترین احمدی فرقے سے تعلق نہیں رکھتا۔

س :۔ اس کتاب کا ترجمہ کتنی زبانوں میں ہوا ہے۔ یا ہو رہا ہے؟

ج :۔ اس سوال کا جواب محترم فدا صاحب نے بالمشافہ محترم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کی موجودگی میں یوں دیا۔

اٹالین اور جرمن زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ فرانسیسی زبان میں ہوگیا ہے۔ آئندہ پروگرام یہ ہے کہ امریکن انگلش میں اس کو لکھا جائے۔ انشاء اللہ۔

س :۔ بیرون ملک اس کتاب کا کیا ردّ عمل رہا؟

ج :۔ بیرون ملک سے روم کے ٹیلیویژن والوں نے اس کی ایک

ڈاکومینٹری فلم تیار کی ہے تا کہ وہ اسے پوپ پال کے سامنے پیش کریں۔ انگلینڈ میں اس کتاب کا نیا ورشن ہو رہا ہے۔ وہ اپنی زبان میں اس کو لکھ رہے ہیں' ان لوگوں نے اس کا ایک کیسٹ بھی بھر دیا ہے اور ایک کیسٹ مجھے بھیجا ہے۔ اس کتاب کے بارہ میں مجھے میکسیکو کی ٹیلویژن کمپنی نے لکھا ہے کہ اگلے سال وہ اس بارہ میں فلم بنانا چاہتے ہیں۔

یہ یوم ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء کا دن تھا۔ (جب محترم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب جو ہمارے ایک مخلص اور تعاون کرنے والے نوجوان ہیں) کہ یہ دونوں صبح ۱۱ بجے محترم فدا صاحب کے دولت خانہ سے واپس ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس انٹرویو کو بہت ساروں کی تشفی کا باعث بنائے۔

تمت بالخیر

یوز آصف ہی اصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی نام ہے تاریخی شواہد

ملا نادری کا بیان:۔ ملا نادری پہلا مسلم مورخ ہے۔ جس نے بادشاہ سلطان زین العابدین کے عہد حکومت (۸۲۶ تا ۸۷۹ ہجری) میں تاریخ کشمیر لکھی ہے۔ اس تاریخ میں راجہ اکھ کے بعد کے حالات فارسی زبان میں تحریر ہیں (فارسی عبارت کا اردو ترجمہ یوں ہے)

"اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ اکھ تخت پر بیٹھا اس نے ساٹھ سال حکومت کی کہتے ہیں۔ اس نے موضع کوٹھار میں اچھہ بل کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے راجہ گوپانند نے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ اور گوپادت کے نام سے ملک میں حکومت کرتا رہا۔ اس کے عہد میں کئی مندر تعمیر ہوئے اور کوہ سلیمان پر گنبد شکستہ ہوا تھا۔ اس نے اس کی مرمت کے لئے اپنے ایک وزیر سلیمان کو متعین کیا جو فارس سے آیا ہوا تھا' ہندوؤں نے اعتراض کیا۔ وہ غیر مذہب سے ہے۔ اس وقت حضرت یوز آصف بیت المقدس سے اس پاک وادی میں آئے اور آپ نے دعویٰ پیغمبری کیا۔ رات دن باری تعالےٰ کی عبادت کرتا رہا۔ تقویٰ اور پارسائی کی بدولت اعلیٰ مقام پر پہنچا اس نے اپنے کو باشندگان کشمیر کی طرف رسول ظاہر کیا اور لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا۔ چونکہ اس خطہ کے بہت سے لوگ آپ کے معتقد تھے۔ اس لئے راجہ گوپادت نے ہندوؤں کا اعتراض آپ کے سپرد کیا اور آپ ہی کے حکم سے سلیمان نے جسے ہندو سندیمان کے نام سے پکارتے ہیں گنبد کو مکمل کیا۔ سال چوّن تھا (سال پنجاہ و چہار) نیز سیڑھی کے ایک ستون پر لکھا کہ اس وقت حضرت یوز آصف نے دعویٰ پیغمبری کیا اور سیڑھی کے دوسرے ستون پر لکھا کہ وہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہیں۔ میں نے ہندوؤں کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ وہ صاحب حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے اور نام یوز آصف بھی پایا تھا خدا بہتر جانتا ہے مرنے کے بعد محلہ انزیمر میں رکھے گئے کہتے ہیں کہ آپ کے روضہ سے انوار نبوت جلوہ کرتے رہے۔ راجہ گوپادت نے ساٹھ سال دو ماہ حکومت کی اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ گوکرن تخت نشین ہوا اور اٹھاون سال حکومت کی۔"

(تاریخ کشمیر صفحہ ۶۹ مصنفہ ملا نادری)

بھوشیہ مہا پران کی شہادت

بھوشیہ مہاپران اٹھارہ پرانوں میں نواں پران ہے یہ پران سنسکرت زبان میں ہے۔ اس پران میں درج ہے:۔

"شالباہن جو بکرماجیت کا پوتا تھا۔ تخت نشین ہوا۔ اس نے تھوڑے عرصہ میں ساکا' چینیوں' تاتاریوں' والی کس (بخارا کے لوگ) کا م روپس (رہا رتھیں) اور خراسانیوں کو شکست دے کر سزا دی۔ تب اس نے ملیچھ قوموں اور آریوں کو علیحدہ علیحدہ ملک میں بسا دیا۔ ملیچھ دریائے سندھ کے نیچے کی طرف بہائے گئے۔ ایک دن وہ (شالباہن) ہمالیہ کے ایک ملک میں گیا وہاں اس نے ساکا کے ایک راجہ کو "وین" مقام پر دیکھا شالباہن نے اس سے پوچھا وہ کون ہیں اس نے جواب دیا کہ وہ یوشا شافت ہے اور عورت کے بطن سے پیدا ہوا (شالباہن کے حیران ہونے پر) اس نے کہا میں نے جو کچھ کہا سچ کہا ہے اور میں مذہب کو پاک صاف کرنے آیا ہوں' راجہ نے اس سے پوچھا کہ آپ کا کیا مذہب رکھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ اے راجہ! جب صداقت معدوم ہو گئی اور ملیچھوں کے ملک میں حدود قائم نہ رہے تو میں وہاں مبعوث ہوا۔ میرے کام کے ذریعہ جب گناہ گاروں اور ظالموں کو تکلیف پہنچی تو ان کے ہاتھوں سے میں نے تکلیفیں اٹھائیں۔ راجہ نے اس سے پھر پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا میرا مذہب محبت اور صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ اور اس کے لئے میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا۔ اس کے بعد راجہ آداب بجا لایا اور واپس ہوا۔"

(سرنا بھوشیہ مہاپران منڈل ۸ پرت ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۹ تا ۳۱ مترجم ڈاکٹر شیو ناتھ شاستری)

تاریخ کشمیر مصنفہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری

"در جوار ایشان سنگ قبرے واقعہ شدہ در عوام مشہور است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است۔ کہ در زمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ این مکان بمقام پیغمبر معروف است۔ در کتابے از تواریخ دیدہ شد کہ بعد قصہ دور و دراز حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہ براہ زہد و تقویٰ آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد۔ برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمودہ۔ بعد رحلت در محلہ انزیمرہ آسودہ۔ در آن کتاب نام آن پیغمبر را یوز آصف نوشت آنزیرہ نا بیار متصل واقع است۔ اکثر اصحاب کمال خصوصاً مرشد راقم ز خدمت ملا عنایت اللہ شال میفرمودند کہ ازیں مکان وقت زیارت فیوض و برکات نبوت ظاہر مے شود۔ واللہ اعلم عند اللہ۔"

(تاریخ کشمیر صفحہ ۸۲ مصنفہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری سنہ ۱۱۴۸ ہجری)

ایشان دیو

راج ترنگنی کلہن کی تصنیف ہے اس کتاب میں سندیمان نام حکمران کو آریہ راجہ ظاہر کیا گیا ہے اور اس حکمران کا گرو عیسانا تھا یا عیسانا دیو جو "ایشان دیو" بن گیا۔

(راج ترنگنی حصہ اوّل ۲: ۱۲۰ صفحہ ۶۵ مترجم ایم اے سٹائین)

یوز آصف کی رحلت

"بہت سارے شہروں میں پھرنے کے بعد آخر یوز آصف اس ملک میں پہنچے جو کشمیر کہلاتا ہے۔ وہ اس کے طول و عرض میں پھرے اور یہیں زندگی کے ایام بسر کئے۔ یہاں تک کہ رحلت کا وقت آپہنچا اور جسم خاکی کو چھوڑ کر عالم

جانثاروں کو سمجھاتے ہوئے رحلت سے پہلے آپ نے ایک شاگرد کو بلا بھیجا جو آپ کا خادم اور تمام امور سے پوری طرح باخبر تھا۔ اسے آخری وصیت کرتے ہوئے کہا۔ میرا دنیا سے جدائی کا وقت آپہنچا ہے اپنے فرائض ٹھیک طور بجا لاتے رہنا۔ اور حق سے منہ نہ موڑنا۔ عبادت باقاعدہ کیا کرنا۔ اُس نے یعباد کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہاں پر مقبرہ بنائے۔ پھر اُس نے پاؤں مغرب کی طرف پھیلا دئے اور سر مشرق کی طرف کیا اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی رحمتہ اللہ علیہ ۲؎

(اکمال الدین صفحہ ۵۹۳ مصنفہ شیخ السید الصادق محررہ سنہ ۱۳۷۵ھ ترجمہ مولانا عطاء الرحمٰن آف بوہرہ لائبریری کلکتہ)

حا ۱:۔ یعباد:۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے توام بھائی تھوما (سینٹ تھامس) تھے۔ تھوما عبرانی میں توام کو کہتے ہیں۔ تمت بالخیر

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۶۲ ـــ میں محمد نعمان ولد مکرم محمد عثمان صاحب مرحوم قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۶۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اس وقت میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۔/۹۴۸ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو تازیست (جو بھی ہو گی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کچھ مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شاہد احمد قاضی	محمد نعمان	بشیر احمد نہار

وصیت نمبر ۱۴۸۶۳ ـــ میں منصور احمد بانی ولد محمود احمد بانی قوم ہندوستانی پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میں اپنے والد صاحب محترم کے ساتھ اپنے کارخانہ میں کام سیکھ رہا ہوں۔ فی الوقت میرے والد صاحب محترم کی طرف سے مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنا

آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میں جو بھی جائیداد بناؤں گا اس کی اطلاع کار پرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۱۱-۸۸ء سے منظور کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اٰمین

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید نصیر الدین انسپکٹر	منصور احمد بانی	سلطان احمد ظفر مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۸۶۴ ـــ میں سید محمود احمد ولد مکرم مولوی سید منیر الدین صاحب مرحوم قوم مسلمان احمدی پیشہ پنشنر عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوبلی ہال۔ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ـــ ایک قطعہ مکان واقع روڈ نمبر ۳۶ جوبلی ہال حیدرآباد موجودہ قیمت تین لاکھ پچاس ہزار روپے ہے (Rs. ۳۵۰۰۰۰۰/-) میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔

(۲) ـ اس کے علاوہ میری ماہانہ پنشن مبلغ ۔/۱۲۱۶ روپے ہے اور مکان کے کرایہ سے اندازاً سات صد روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ اور کرایہ مکان کے ۱/۱۰ حصہ کو تازیست (جو بھی ہو گی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر الدین محمود احمد	سید محمود احمد	محمد حنیف

ضروری اعلان

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت میں آئندہ دو سالوں یکم نومبر ۱۹۸۹ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے لئے قائدین مجالس کا انتخاب کروایا جانا مقصود ہے۔

لہذا آپ سے گذارش ہے کہ آپ اولین فرصت میں اپنی جماعت میں آئندہ دو سالوں کے لئے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب کروا کر بغرض منظوری دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں تاکہ بر وقت نئے قائدین اپنے عہدہ کا چارج لے کر ذمہ داریاں سنبھال سکیں۔

فارم انتخاب جماعتوں کو ارسال کئے جا رہے ہیں اگر چند دنوں تک فارم آپ کو موصول نہ ہو سکیں تو دوبارہ مجلس مرکزیہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا ـــ مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب اردول سے اپنے بیٹے اور اپنے اہل و عیال کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے اور چھوٹے بیٹے عزیز ناصر احمد کی میڈیکل میں داخلہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

دسویں قسط

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک تاثرات

★ مکرم اقبال احمد صاحب طاہر ۔ لاہور سے اپنے خط محررہ ۱۵ 8/89 میں احمدیوں کے خلاف مختلف معاندانہ سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

" جیسا کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مورخہ ۹ جون ۸۹ء کو بروز جمعۃ المبارک حلقہ مغل پورہ میں چند شرپسند عناصر نے ہمارے احمدی گھرانوں میں پتھراؤ وغیرہ کیا ۔ اور بعض کو آگ لگائی ۔ تین دکانیں ۔ بیت النور اور کچھ مکانوں کو بھی نذر آتش کر دیا گیا ہے ۔ بیت النور کی صفیں جلا دی گئیں اور پتھراؤ سے کھڑکیوں کے شیشے وغیرہ ٹوٹ گئے ہیں ۔ ہمارے چند خدام کی کوشش سے متعلقہ پولیس سٹیشن پر بروقت اطلاع کی گئی ۔ جس پر پولیس والوں نے جلد کارروائی کر کے قابو پا لیا ۔ اور زیادہ نقصان سے بچ گئے ۔ اکا دکا واقعات کے بعد حالات آج کل کچھ معمول پر آ رہے ہیں ۔ ہمارے دو خدام کو جھوٹے مقدمہ میں ملوث کیا گیا ہے ۔ ان حالات کے ماتحت محلہ داروں اور پولیس کے درمیان ایک امن کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ۔ جس میں چار احمدی شامل ہیں ۔ اور دیگر ۱۲ آدمی ہیں ۔ ڈی ایس پی بھی شامل ہے ۔ اللہ تعالیٰ حقیقی امن قائم فرمائے ۔"

(اقتباس از خط مکرم اقبال احمد صاحب طاہر ۳۶/۲ ۔ گلشن پارک مغل پورہ ۔ لاہور)

★ مکرم عبد اللطیف صاحب شاہین ۔ لاہور سے اپنے تازہ مکتوب میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنے خلاف ہونے والی معاندانہ کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

" یہاں پر ۹ جون کو ہونے والے ہنگامہ میں میری پرچون کی دکان کو بھی نقصان پہنچا ۔ پندرہ دن سے دکان بند ہے ۔ بائیکاٹ کی وجہ سے حالات خراب ہیں ۔ آبادی میں آوارہ لڑکے پھرتے رہتے ہیں جو لوگوں کو سودا خریدنے سے منع کرتے ہیں ۔ دیواروں پر غلیظ قسم کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں مالک دکان مخالفین کے زیر اثر دکان خالی کرنے پر زور دے رہا ہے پریشانی ہے ۔"

(اقتباس از خط مکرم عبد اللطیف صاحب شاہین دکان نمبر ۱۸ سک نہر نزد صدیقی دکاندار
(مغل پورہ ۔ لاہور)

★ مکرم شاہد کرمانی صاحب ۔ اسلام آباد (پاکستان) سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ :۔

" کئی سالوں سے ایک لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) جو میرا ہمسایہ ہے ۔ رات کو دیوار پھاند کر گندی گالیاں لکھنے کا عادی ہے ۔ اور اسی طرح کاغذوں پر گالیاں لکھ کر ہمارے گھر میں پھینکتا رہتا ہے ۔ آج کل اس کے اس قبیح فعل میں شدت آ گئی ہے ۔ میری تو خیر ہے ۔ بچوں پر بہت گراں گزرتا ہے ۔ اپنی بساط کے مطابق دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے اور اسے اس قبیح فعل سے باز رکھے ۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے ۔"

(اقتباس از خط مکرم شاہد کرمانی صاحب 6-F اسلام آباد ۔ پاکستان)

★ مکرم داؤد احمد صاحب ظفر (ظفر بکڈپو) نے چند روز قبل ملنے والے ایک دھمکی آمیز خط کی نقل بھجوائی ہے ۔ وہ خط یہ ہے ۔

" جناب ظفر بکڈپو سرگودھا

السلام علیکم ! ہمارے دادا خدا پاک نے یہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص سے خندہ پیشانی سے ملو ۔ اب میں انتہائی ادب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مرزائیت چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں اور ہمارے ساتھ پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کریں ۔ میں آپ کو اسلام میں آنے کی دعوت دیتا ہوں ۔ امید ہے آپ میری دعوت قبول کریں گے ۔ آپ نے اپنی دکان کے باہر تو بہت بڑے بڑے بینگ لگائے ہیں ۔ ان کا کچھ فائدہ نہیں ۔ میں آپ [24]

ستم کی چکی چلانے والے اسی میں آخر پسیں گے بے شک

پر دائے ظلم و ستم یقیناً لپیٹ دے گا خدائے قادر
عدو دین متیں کو آخر سمیٹ لے گا خدائے قادر
وہ جو بھیانک ڈہل ہماری مخالفت پہ تلے ہوئے تھے
خدائے "إني مهين" نے وہ سب ملک جھپکتے مٹا دئے تھے
جو اڑ رہے تھے بلندیوں پہ تھے عزم جن کے بہت بھیانک
اٹھیں جو مظلوم دل سے آہیں گرفت مولا ہوئی اچانک
اٹھے تھے جو آندھیوں کی مانند وہ خاک ہو کر بکھر گئے ہیں
جنہیں مٹانے کا سوچتے تھے وہ سارے عالم میں نکھر گئے ہیں
ستم کی چکی چلانے والے اسی میں آخر پسیں گے بے شک
جنہیں خدا کی پناہ ہو گی جہاں میں ہر سو بڑھیں گے بے شک
خدا کے پیاروں سے بیر رکھنا خدا کو ہرگز نہیں گوارا
وہ "محق" کہے اور راکھ کر دے جو اس کی قدرت کا ہو اشارا
خدا کے بندوں پہ ابتلاؤں کا دور آنا بھی ہے ضروری
ہر آزمائش میں عزم و ہمت سدا دکھانا بھی ہے ضروری
خدا کے شیرو نہ ڈگمگاؤ بہ عزم آگے ہی بڑھتے جاؤ
کرو نہ تم غیر پر توکل خدا کے در پہ ہی سر جھکاؤ
خلیق مجھ کو یقیں ہے آخر خدا کی نصرت ہمیں ملے گی
خدا کے پیاروں کی یہ جماعت جہاں میں ہر سو بڑھے پھلے گی
(إن شاء الله تعالىٰ)

★ ——— خلیق بن فائق گورداسپوری

[24] کو بہت پیار اور ادب سے کہتا ہوں کہ آپ مسلمان ہو کر خدا کا پیارا بندہ ہونے کا ثبوت دیں ۔

میں ایک ہفتے تک آپ کا مسجد گول چوک میں سر عام اسلام قبول کرنے کا انتظار کروں گا ۔ ایک ہفتے کے بعد دوبارہ خط لکھوں گا ۔ یعنی آج منگل ہے ۔ اگلی منگل کو دوسرا خط پھر ایک ہفتے کی مہلت دوں گا اور پھر تیسرا اور آخری خط لکھوں گا ۔ اس میں بھی ایک ہفتے کی مہلت دونگا اور اس کے بعد تمہارا قتل جائز ہو گا ۔ کیونکہ قرآن پاک میں یہی لکھا ہے کہ کافروں کو جہاں دیکھو قتل کر دو مگر میں سمجھتا ہوں تم کافر نہیں مرو گے ۔ میں صرف تمہیں خط نہیں لکھ رہا ہوں سب مرزائیوں کو باری باری خط لکھوں گا اور اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو خدا کی قسم ! انہیں قتل کر دوں گا ۔ یہ ایک مسلمان کا وعدہ ہے ۔ اگلی منگل تک خدا حافظ

فقط رسول کا کتا
ایک اور غازی علم دین ۔"

اعلان نکاح

مورخہ 9/89 بروز سوموار محترمہ فرحت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر کا نکاح مکرم عبد الحکیم صاحب بی ۔ کام ابن مکرم عابد علی صاحب آف کبیرا کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار پانچ صد روپیہ (-/5500 Rs) پر خاکسار نے احمدیہ مسجد لمبا لائن پورٹ بلیئر میں پڑھا ۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار
منیر الحق مبلغ سلسلہ احمدیہ پورٹ بلیئر

منقولات

پاکستان کی مذمت جماعت احمدیہ پر انسانیت سوز مظالم کے نتیجہ میں

جماعت احمدیہ پاکستان پر جو انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ (لیو سکیم) کے موقعہ پر مختلف ممالک سے تشریف لائے ہوئے وزراء اور دُنیا کے نامور لیڈروں نے اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کی مذمت کی ہے اس سلسلہ میں ہفت روزہ ASIAN TIMES. لندن کے شمارہ ۸ تا ۱۴ ستمبر ۱۹۸۹ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کا ترجمہ از انگریزی شائع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مختلف ممالک سے آئے ہوئے مقررین۔ برطانیہ اور کناڈا کے ممبر پارلیمنٹ اور دیگر عہدیداران نے پاکستان سرکار کی طرف سے کئے جانے والے احمدیوں پر مظالم کے خلاف سخت احتجاج کیا اور انسانی حقوق کی جلد بحالی کی مانگ کی۔

دُنیا بھر سے آئے پندرہ ہزار نمائندوں نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ہوم سیکرٹری دوغلس ہرڈ جان میجر ہیں برطانیہ کے وزیر داخلہ سیکرٹری اور وزیر خارجہ سیکرٹری اور کینیڈا کے وزیر اعظم جناب آر ٹی برائن ملرونی کے پیغامات تھے۔

اس موقعہ پر ٹوٹینگ کے ٹام کاکس نے فرمایا ہم آپ کے پاکستانی بھائیوں پر کئے جانے والے مظالم سے خوب واقف ہیں۔ اور ہم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کے یہ بھائی اپنے مذہب پہ پوری طرح آزادی کے ساتھ عمل کرنے سے محروم ہیں جس طرح کی مذہبی آزادی آپ کو یہاں حاصل ہے۔ ہم پوری طرح اُن کے دُکھ میں اُنکے ساتھ ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس ظلم کو جلد از جلد ختم کیا جائے تاکہ آپ اپنی تبلیغ اور اپنی اشاعت پاکستان میں پھیلا سکیں۔ ہم کسی ملک کو آزاد ملک نہیں کہہ سکتے۔ جو اپنے ہی ملک کے لوگوں پہ زیادتی کرتا ہو۔ اور ان سے نفرت کرتا ہو۔

جناب گاری والر (کیگلی کے M.P.) نے اس موقعہ پر پاکستانی احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کے بارہ میں فرمایا۔

میرے نزدیک کسی شخص کو ختم کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے ایمان اور اس کے عقیدہ کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اور یقین کرتا ہوں کہ آپ کی جماعت اس جہاد میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جائے گی۔

کناڈا کے ایک نامور وکیل مسٹر ڈی چارٹیر نے پاکستانی حکومت کی طرف سے کئے جا رہے ظلم کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں ربوہ میں ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کے بعد آپ کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء نے ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے مطابق آپ لوگ اپنے پڑوسی کو سلامتی کا پیغام (السلام علیکم) نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کو کم سے کم تین برس کے لئے جیل بھیج دیا جائے گا۔

۱۳ جون ۱۹۸۸ء کو سینیٹ نے شریعت بل پاس کیا۔ اسی سال جنوری میں وزیر اعظم پاکستان مسز بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں آئین میں کی گئی ترمیم جس میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا میرے والد کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ اس طرح پاکستانی احمدیوں پر مظالم کا ایک نیا باب کھل گیا۔ جس کے نتیجہ میں ہم نے اپریل میں ہوا ننکانہ صاحب کا واقعہ اور جولائی ۸۹ء میں ہوا چک سکندر کے واقعات کی خبر سنی جس میں کئی احمدی مارے گئے اور ان کے گھر جلا دیئے گئے۔ اسی دور میں احمدیوں کو جشن میں مٹھائی تقسیم کرنے اور نئے کپڑے پہننے پر پابندی لگا دی گئی۔

کناڈا کے ممبر پارلیمنٹ محترم جم کاریگینس (JIM KARY-GIANNIS) نے اس موقعہ پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

دولت مشترکہ کی میٹنگ جو کہ اکتوبر میں ہونے جا رہی ہے میں میں تمام ممبر ممالک سے اپیل کروں گا کہ وہ پاکستان سے پوچھیں کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ تاکہ حکومت پاکستان سمجھ سکے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں باقی دُنیا اس کو ناپسند کرتی ہے۔ اور وہ انسانی حقوق میں مداخلت بند کرے۔

کناڈا کے ممبر پارلیمنٹ محترم (SERGIO MARCHI) نے کانفرنس کو مندرجہ ذیل الفاظ سے مخاطب کیا۔

میں حیران ہوں کہ کیسے ایک انسان اپنے مخالفین کے گھروں میں آگ لگا کر ان کے خاندان کو تباہ کرتا ہے۔ میرا پیغام اس چار سال کی بچی کے لئے جس نے وہاں کے حالات کے بارے جماعت احمدیہ کے سربراہ کو لکھا ان بچوں اور نوجوانوں کے لئے جو تعلیم سے محروم رہ گئے۔ ان عورتوں اور مردوں کے لئے جن کو اپنے ایمان پر عمل کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ اور جن کے گھر ان کی آنکھوں کے سامنے جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔

ان سب کے لئے میرا پیغام ہے کہ ہم آپ لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ ہم آپ کی جدوجہد کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم آپ کی عزت کرتے ہیں۔ ہم آپ کو جدوجہد جاری رکھنے کے لئے ہمت اور طاقت دیتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ آپ اس جہاد کو جاری رکھیں گے۔ وہ لوگ جو اپنے حقوق سے محروم ہیں ہم ان سے کہتے ہیں کہ وہ اکیلے نہیں ہیں ہم ان کے درد میں پورے شریک ہیں۔ میرا دوسرا پیغام تمام دُنیا کے لئے ہے کہ وہ اس پر نوٹس لیں اور پاکستان کو کہیں کہ وہ اس بدبختی اور غیر انسانی حرکات سے باز آ جائے۔ ہم ممبر پارلیمنٹ اور عہدیداروں کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ دُنیا میں جو کچھ غلط ہو رہا ہے اس کی درستی کرنے کی کوشش کریں۔

اے پاکستان! اگر تم اپنے آپ کو ایک ترقی یافتہ معاشرہ سمجھتے ہو تو اپنے ملک میں عبادت کرنے کی آزادی دو۔

بے نظیر بھٹو! اگر تم مستقبل میں بھی ایک اچھی لیڈر بننا چاہتی ہو تو عوام کو جس طرح وہ چاہیں خدا کی عبادت کا حق دو۔ اور انسانیت کو مت مارو۔

یوگنڈا کے آئینی اُمور کے وزیر محترم جوبا نے اپنی تقریر میں کہا۔

کسی بھی سیاست کو مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ بائبل (BIBBLE) کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔

ان لوگوں پر خدا کی رحمت ہو جو اپنے ایمان کے لئے ظلم سہتے ہیں اور اس کا بدلہ اُن کو جنت میں دیا جائے گا۔

موسس دمبویا (MOSES DUMBUYA) سیرالیون کے ساحلی اُمور کے وزیر نے جماعت احمدیہ کی صد سالہ تقریب کے موقعہ پر ڈاک ٹکٹوں کا ایک سیٹ جاری کیا۔ اور سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو سراہا۔ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ ان کے ملک میں مذہبی اعتقادات کی بناء پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

سیرالیون کے وزیر تعلیم محترم صبو نے کہا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کی اسلامی کاروائیاں مظالم کے باوجود مضبوط تر ہوتی جا رہی ہیں۔

ناریس ولسن نیوزی لینڈ کے ماوری ٹرائب کے لیڈر نے پاکستان میں احمدیوں کے قتل کے متعلق ایک دُکھ بھری نظم (گیت) سنایا۔

ماریشس کے وزیر تعلیم محترم

پر صدر مملکت نے سرکار اور ماریشس کے عوام کی طرف سے اس مبارک موقعہ پر مبارکباد پیش کی اور کہا

آج احمدیہ مسلم موومنٹ (AHMADIYYA MUSLIM MOVEMENT) ایک ترقی یافتہ عالمگیر جماعت مانی جاتی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کو پاکستان میں جو بنیادی انسانی حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے اور مظالم کئے جا رہے ہیں میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

الحاج کرو ماہ براڈ کاسٹنگ لیبیریا کے ڈائریکٹر جنرل نے پاکستان میں احمدیوں پر کئے جا رہے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

مذہب ایک ایمان (اعتقاد) ہے۔ یہ کوئی بحث کرنے کا مضمون نہیں۔ ایمان کو کبھی دبایا نہیں جا سکتا۔

گیمبیا کے زراعت اور قدرتی وسائل کے وزیر محترم او مر جبیلو نے اپنی مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی کارروائیوں کے بارے بتاتے ہوئے کہا۔

جماعت احمدیہ صرف کسی ایک ملک سے تعلق رکھنے والی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے۔ تاریخ ہم کو بتاتی ہے جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اُن پر دُنیا ہمیشہ ظلم کرتی آئی ہے۔ اس لئے اگر تم دیکھتے ہو کہ تمہارے لیڈر (خلیفہ) جلاوطن ہو کر لندن آ گئے ہیں تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ پاکستان میں جو آپ کے فرقہ کے لوگوں کو انسانی حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ قتل اور گھروں کو جلانے کے واقعات ہو رہے ہیں۔ اس پر گیمبیا کی حکومت اور اس کے عوام سخت احتجاج کرتے ہیں۔ آپ کے خلیفہ وقت خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ صبر کرنے اور درگذر کرنے کا راستہ دکھا رہے ہیں۔

بالکل یہی وہ اصول تھا۔ جس پر ہمارے افضل نبی حضرت محمد الرسول اللہ (صلعم) نے اسلام کی بنیاد رکھی۔ اس لئے آپ کی جماعت ٹھیک راستہ پر چل رہی ہے اور آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔

اٹانوبی تنوہ غانا کے وزیر نے کہا۔

ہمیں یہ سُن کر بہت دکھ اور تکلیف محسوس ہوئی آپ کی جماعت کے ممبران کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے۔ بدقسمتی سے اسی ملک میں جہاں جماعت پیدا ہوئی اور بڑھی۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ جو لوگ آج ظلم برداشت کر رہے ہیں وہ مذہبی آزادی اور خوشی کے دن بھی دیکھیں۔ جو کہ دُنیا کے بہت سے ممالک میں مہیا ہیں۔

(مترجم: مکرم عبدالباسط فضل الٰہی)

جماعتِ احمدیہ کے ترجمان کی وضاحت

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے جنگ لندن (یُو) ۲ اکتوبر ۸۹ء کو شائع شدہ مولانا منظور چنیوٹی کے بیان "مرزا طاہر احمد نے گزشتہ سال واضح طور پر میرے بارے میں پیشگوئی کی تھی کہ منظور احمد چنیوٹی ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء سے پہلے ختم ہو جائے گا۔ ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور ذلت کی موت مر جائے گا" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولانا چنیوٹی نے غلط بیانی کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد نے ہرگز کوئی ایسا بیان نہیں دیا۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اس کے برعکس خود مولانا چنیوٹی نے یہ اعلان کیا تھا۔ "اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی" (جنگ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء) مولانا کے اس دعویٰ کے جواب میں امام جماعت احمدیہ نے جو کہا تھا وہ یہ تھا "انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک بھی اس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا کہ جس میں احمدیت مر گئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت دوسرے تو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء) جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا یہ کہ دُنیا نے دیکھ لیا کہ امام جماعت احمدیہ نے جو کہا تھا صحیح ثابت ہوا گذشتہ سال کے دوران ۱۶ ہزار افراد سے زائد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور احمدیت اب تک دُنیا کے ۱۲۰ ممالک میں مستحکم ...

(روزنامہ جنگ لندن ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی ریزرویشن

امسال جلسہ سالانہ قادیان (۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء) میں شامل ہونے والے احباب کی واپسی سفر میں سہولت کے لئے امرتسر سے سیٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ لہذا اس سہولت سے فائدہ اُٹھانے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمائیں۔

(۱) تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کرانی مقصود ہے۔ (۳) درجہ کلاس۔ فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس (۴) ٹرین کا نام اور نمبر۔ (۵) سفر کرنے والوں کی جنس (مرد/عورت) اور عمر (۶) پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی بھی وضاحت کی جائے۔

ضروری نوٹ:۔ ریلوے قوانین کے مطابق بڑے بڑے شہروں سے واپسی از امرتسر کی ریزرویشن وہاں سے ہی ہو سکتی ہے۔ البتہ امرتسر پہنچ کر اس ریزرویشن کو کنفرم کرا لینا ضروری ہے۔ اور ٹکٹ پر ٹرین نمبر اور سیٹ نمبر نوٹ کروا کر مزید تسلی کر لی جائے۔ اور اگر وہاں سے ایسی سہولت نہ مل سکتی ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف ارسال فرمائیں۔

ب:۔ چونکہ ریزرویشن کافی دن پہلے کرانی ہوتی ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوا دی جائے تا کہ دفتر جلسہ سالانہ کو بر وقت کارروائی کرنے میں سہولت رہے۔

ج:۔ دیگر معلومات و ہدایات:۔ (۱) امرتسر سے قادیان تک صرف ایک ٹرین آ رہی ہے۔ جو امرتسر اسٹیشن سے ۵۰-۱۲ بجے کے قریب دن کو چلتی ہے اور ۳ بجے بعد دوپہر قادیان پہنچ جاتی ہے۔ اور ۳۰-۳ بجے قادیان سے واپس امرتسر چلی جاتی ہے۔ جو احباب امرتسر سے ۵۰-۱۲ بجے ٹرین کو نہ لے سکیں گے۔ پھر اُن کو امرتسر سے قادیان بذریعہ بس سفر کرنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں مدد اور تعاون کے لئے امرتسر اسٹیشن پر جماعت احمدیہ کے نوجوان خدام موجود ہوں گے ان سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(۲) پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے دیگر صوبہ جات کے احمدی بھائی بلا خوف و خطر اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے سفر کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

(۳) ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہوتی ہے۔ لہذا احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ لاویں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں تاکیدی ارشاد ہے۔ جس کی تعمیل کی جانی بہت ضروری ہے۔

(۴) ریزرویشن کے لئے نقشہ بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر واپسی کرایہ کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ ارسال فرماویں۔ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

(۵) مہربانی فرما کر احباب جماعت ان ہدایات کی پابندی فرماویں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شرکت کرنے کی کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور اس بابرکت اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

نوٹ ۱:۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قادیان کے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے کا پروگرام ملتوی ہو گیا ہے۔

اُمید ہے کہ صد سالہ جوبلی جشن تشکر کا جلسہ ہونے کی وجہ سے احباب کثرت سے آئیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن دُعاؤں کے وارث ہوں گے جو حضور علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کی ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

درخواستہائے دعا

● ــ محترمہ نور فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان دس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے درخواست دعا کرتی ہیں کہ ان کے شوہر کی ایک آنکھ کا اپریشن کامیاب ہوا ہے صحت بھی پہلے سے بہتر ہے دوسری آنکھ کا بھی اپریشن ہونے والا ہے ان کی صحت کاملہ اور اپنے چاروں بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں ان بچوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ زبانی یاد کرلیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

● ــ مکرم سید محمود احمد منیر کٹک سے تحریر فرماتے ہیں کہ وہ خود بھی بیمار ہیں والدہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں ۔ عم زاد بھائی سید عبید السلام صاحب سابق صدر جماعت بیمار ہیں سب کی صحت و سلامتی مشکلات کے ازالہ اور شفاء کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

● ــ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت سری نگر تحریر فرماتے ہیں کہ ۔ عزیزہ ڈاکٹر گلشن نظیر صاحبہ نے GYNAE & OBST میں اعلیٰ نمبرات اور نمایاں پوزیشن سے M.S پاس کرلیا ہے ۔ الحمد للہ ۔

عزیزہ موصوفہ کی طرف سے اعانت "بدر" میں تیئس ۲۳ روپے ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی سے مقبول خدمات دینیہ ادا کرتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے ۔ آمین

● ــ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا (بہار) سے دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی بڑی اماں جان حسینہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی بلندی درجات اور پورے خاندان کی صحت و سلامتی اور برکت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ۔

● ــ مکرم چوہدری برکت اللہ خان درویش تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی چند بچیاں ادیب ماہر جامعہ اردو علیگڑھ کا امتحان دینے جا رہی ہیں جن میں خاکسار کی بچی اور پوتی بھی شریک ہیں ۔ ان کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے ۔

سانحہ ارتحال

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ماسٹر سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سنگرا (یوپی) ۱۱ ر اگست ۸۹ کو وفات پاگئے ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے ۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر ۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی (فون ۶۹۹۴۴۳)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15, SANTHOME. HIGH. ROAD
MADRAS. 600004
PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش :ــ عبد الرحیم و عبد الروف ، مالکان حبیب بیٹری مارٹ ـ صالح پور ـ کٹک (اڑیسہ)

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

پیش کردہ
باٹا پولیمرز کلکتہ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز
۵۲۰۹، ۵۱۳۷، ۲۰۲۸، ۴۳

جناب چیف سیکرٹری ریاست جموں و کشمیر کی بھدرواہ میں آمد اور جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کو جناب موسیٰ رضا صاحب چیف سیکرٹری ریاست جموں و کشمیر بھدرواہ تشریف فرما ہوئے جماعت احمدیہ بھدرواہ نے موقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے محترم صدر صاحب صدر الجوبلی کمیٹی بھدرواہ و سیکرٹری امور عامہ صاحب بھدرواہ کی زیر قیادت ان سے ملاقات کی اس موقعہ پر آں موصوف کو احمدیہ لٹریچر جس میں مذہب کے نام پر خون وغیرہ شامل تھے پیش کئے گئے اور مفصل رنگ میں احمدیت کا تعارف کرایا گیا۔ موصوف نے خوشی سے لٹریچر قبول فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔

ملک محمد اقبال سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH - 275475
RESI-273903
CALCUTTA 700073

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE NO 279203

CARD BOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CADRBOARD
CORROUGATED. BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET CALCUTTA-70072

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹرز)

RAICHURI. ELECTRICALS
ELECTRIC. CONTRACTORE
TARUN BHARAT CO. OP HOUSE SOCT
PLOT. NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES OFFICE. 6348179
RESI. 6289389
BOMBAY-400099

ارشاد بوک

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاج دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی۔ (مہاراشٹر)

اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو۔ تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH. WOOD. INDUSTRIES

SAW. MILLS. & FOREST. CONTRACTORS
DEALERS IN:-TIMBER. TEAK POLES SIZES,
FIRE WOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE. ELECTRICAL ACCESSORIES ETC

PO. VANIYAMBALAM (KERALA)

امام مہدی کا ظہور

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اسکی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔"

(اربعین حصہ اول ص۳)

طالبانِ دعا:۔ محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔

پسرانِ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ { گوشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ، اسٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد کشمیر

ایجپار ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو ، نہ ان کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو ، نہ خودنمائی سے انکی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو ، نہ خودپسندی سے اُن پر تکبر - (کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:-MOOSA RAZA } BANGALORE 560002
PHONE - 605558

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ
(پیشکش)

SAIRA TRADERS
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET NAYA PUL. HYDERABAD
PHONE NO 522860 PIN 500002

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (الملفوظات جلد ہشتم ص۲۱)
فون نمبر :- 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشنا لون - پولن میل - پولن سینوس اور پارن ہوفس وغیرہ
(پتہ)
نمبر ۲۳/ ۱۸/ ۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

AUTHORISED JEEP PARTS JOBBERS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہر قسم کی گاڑیوں ، پٹرول و ڈیزل کار - ٹرک ، بس ، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں ۔

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبر :- 28-5222 / 28-1652

AUTO TRADERS, 16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں"

(ملفوظات جلد پنجم ص۱۲۱)

MR®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ، ہوائی چپل نیز ربر ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !